رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر قاضی اکمل

قیمت سالانہ پیشگی ۶ ششماہی ۳ سہ ماہی ۲

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۴۳ | مورخہ ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعہ مطابق ۱۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں۔

جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب رام پور سے اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سیالکوٹ سے واپس تشریف لے آئے۔

چوہدری فتح محمد صاحب علاقہ قصور میں چند دنوں کے لئے آن ڈیوٹی امروہہ کو گئے۔ دوران کی جگہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قائم مقام ناظر دعوت و تبلیغ مقرر ہوگئے۔

مولوی قمر الدین صاحب و مولوی عبد الاحد صاحب تین چار روز کے لئے تحصیل گورداسپور کے بعض دیہات میں بھیجے گئے۔

ہائی سکول کے سکوٹ ٹریننگ کے لئے ہائی سکول گراونڈ میں کیمپ لگے ہوئے تھے۔ دو ہفتہ کے بعد میعاد ختم ہونے پر ایک مختصری ٹی پارٹی ہوئی۔

ناظر صاحب بیت المال احباب کو یاد دلاتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ دسمبر کے پہلے ہفتے میں بیرونی انجمنوں کو داخل خزانہ صدر انجمن کر دینا چاہئیے۔

وفد نمبر (۱) کی کارگذاری

امروہہ میں تبلیغ احمدیت

چار مردوں آٹھ عورتوں کی بیعت

مولوی عبد السمیع صاحب کتب فروش امروہہ سے تار دیتے ہیں کہ :۔
”تبلیغی وفد ماہ حال کی سترہ تاریخ کو یہاں پہنچا۔ پروفیسر نیر صاحب نے بذریعہ میجک لینٹرن لیکچر دیا۔ جس میں پبلک نے بہت دلچسپی لی۔ علاوہ اس کے اٹھارہ تاریخ کو آپ نے عورتوں کے سامنے بھی ایک تقریر کی۔

مولوی غلام احمد صاحب نے ۹ بجے اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے پر لیکچر دیا۔ خدا کے فضل و کرم سے آٹھ عورتیں اور چار مرد سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئے“۔

اللہ تعالیٰ انکو استقامت عطا فرمائے۔ اور خدمات اسلام کی توفیق بخشے ٭

جماعت دمشق کی طرف سے جلسہ سالانہ کا چندہ

اب خدا کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ قریباً بالکل نزدیک آگیا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات اور ناظر صاحب بیت المال کی تحریکات متواتر احباب تک پہنچ چکی ہیں۔ اور ہر جگہ حسب لخواہ چندہ کی فراہمی میں کوشش ہو رہی ہے اور اُمید کی جاتی ہے۔ کہ یہ کام جلد سے جلد اپنے مقرر کردہ وقت سے پہلے سرانجام پاکر ہم سب کارکنوں کے اطمینان کا باعث ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ مجھے کسی نئی تحریک کی ضرورت نہ تھی۔ مگر مجھے ایک خط مولوی جلال الدین صاحب کا دمشق سے آیا ہے۔ جس میں وہ دمشق کی نئی اور مختصر سی احمدیہ جماعت کے چندہ کی اطلاع دیتے ہیں۔ جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے لئے جمع کیا ہے۔ یہ چندہ جمع ہو چکا ہے۔ اور چندہ میں انہوں نے چیز بھی وہ منتخب کی ہے۔ جو دمشق کے منارہ بیضاء کے مناسب حال ہے۔ میں مولوی صاحب کا خط ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تاکہ احباب کو توجہ پیدا ہو کہ جبکہ وہ جماعت جو کل نہیں تھی۔ اور صرف آج صفحہ ہستی پر آئی ہے۔ وہ جلسہ سالانہ کے لئے اپنی بساط کے موافق ہزاروں میل سے چندہ جمع کر رہی ہے۔ تو وہ جماعتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت سے قائم ہیں۔ ان کا فرض کہاں تک جلسہ سالانہ کے چندہ جمع کرنے کے متعلق قیاس کیا جا سکتا ہے۔ پس احباب اس خط کو پڑھیں۔ اور جہاں وہ دمشق میں اس نئی اور مختصر جماعت کے قیام سے خوش ہوں۔ وہاں ان کو بتاتے ہوئے اس مبارک تقریب کے لئے ممکن سے ممکن ترقی اور اضافہ سے چندہ جمع کر کے مرکز میں روانہ فرمائیں۔ والسلام

سید محمد اسحٰق۔ ناظر ضیافت قادیان

مولوی جلال الدین صاحب کا مکتوب

مکرمی و مخدومی جناب میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت و مہتمم جلسہ سالانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سب سے پہلے اوّل تو معافی کا خواستگار ہوں۔ کہ جب سے یہاں آیا۔ جناب کی خدمت میں کوئی عریضہ ارسال نہیں کیا۔ ارادہ تھا۔ کہ جماعت احمدیہ دمشق بھی جلسہ سالانہ میں حصہ لیوے۔ اس بناء پر گذشتہ سال جو حضور نے فہرست اشیاء مع قیمت اخبار الفضل میں شائع کی تھی۔ مطالعہ کی۔ ان میں سے موم بتیوں کو انتخاب کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

وفی لفظ المنارۃ اشارۃ الی ان دمشق تنیر و تشرق بدعوات المسیح الموعود۔ اس لئے نورانی چیز کو انتخاب کیا۔ گذشتہ سال موم بتیوں کی قیمت لعہ روپیہ لکھی ہے۔ اس امر کی تحریک پر دس مجیدی جو بارہ روپے سے کچھ کم ہیں۔ جمع ہوا ہے۔ اس لئے آپ میرے وظیفہ ماہ اکتوبر سے بارہ روپے موم بتیوں کے لئے لے لیویں۔ ناظر صاحب دعوت و التبلیغ کی خدمت میں بھی اس امر کے لئے لکھدیا ہے۔ اور بنہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ میں حضرت صاحب کی تقریر کے وقت جب موم بتیوں کو تقسیم کیا جائے۔ تو جماعت احمدیہ دمشق کی ترقی کے لئے ضرور دعا کی تحریک فرمائیں۔ مشکور ہوں گا۔

باقی حالات بدستور ہیں۔ ابھی تک جنگ کا خاتمہ نہیں ہوا رات کے وقت اب دس بجے تک پھرنے کی اجازت ہے۔ دس بجے کے بعد کسی کو بازار میں چلنے کی اجازت نہیں ہے۔ کل نیا مفوض سامی آرہا ہے۔ دیکھئے۔ اس کے آنے پر کیا کچھ ہوتا ہے۔ کذب و نفاق یہاں کثرت سے ہے۔ کوئی حد ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آخر میں دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ والسلام

خادم۔ جلال الدین از دمشق

> **جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر مقرر ہوئی ہیں۔ احباب نوٹ کرلیں**

دہلی میں کامیاب جلسہ

جناب عبدالصمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔ وفد بخیر یہاں پہنچا۔ جلسہ احمدیہ کل ختم ہوا۔ اور چونکہ میجک لینٹرن کے لیکچر ایک نئی بات تھی۔ اس لئے ایک ہزار سے زیادہ آدمی خاص طور پر محظوظ و متاثر ہوئے۔ لوگوں نے حافظ روشن علی صاحب اور جناب نیر صاحب کے لیکچر میں خوب دلچسپی لی۔ دوسرے لیکچر بھی بڑی توجہ اور محویت سے سُنے گئے۔ اور بفضل خدا اُمید سے بڑھکر کامیابی ہوئی۔

متفرقات

اعلان بیت المال عہدہ داران جماعت کے نوٹس میں یہ بات بارہا بذریعہ خطوط لائی گئی ہے۔ کہ جو چندے مرکز کے واسطے جمع کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک حبہ بھی خرچ کرنے کا ان کو اختیار نہیں ہے۔ اگرچہ ایسے اخراجات کی ضرورت سلسلہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جملہ اُمراء و پریذیڈنٹ۔ محاسب صاحبان و دیگر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ پورے طور پر نگرانی کریں۔ کہ مرکزی چندوں میں سے جو ان کے افراد کی طرف سے قادیان بھیجنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ خفیف سے خفیف رقم بھی اس وقت تک خرچ نہ کریں۔ جب تک کہ باقاعدہ منظوری ایسے اخراجات کی ناظر بیت المال سے حاصل کریں۔ ورنہ ایسے عہدہ داران سے باقاعدہ بازپرس ہوکر معاملہ حضرت اقدس کے نوٹس میں لایا جائیگا۔ اُمید ہے کہ عہدہ داران محتاط ہونگے۔

عبدالمغنی۔ ناظر بیت المال۔ قادیان

تبدیل مکان خاکسار اپنا دفتر ۲ نسبت روڈ سے تبدیل کرکے ۱ نیپیر روڈ (1 Napier Road) میں لے آیا ہے۔ آئندہ میرا ڈاک کا پتہ 1 Napier Road ہوگا۔ یہ مکان بڑے تار گھر کے عقب میں واقعہ ہے۔

خاکسار ظفر اللہ خان (بیرسٹرایٹ لاء) لاہور

ضرورت ہے صوبے ایک انگریزی علاقہ میں ایک سینٹری انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ یہ پوسٹ مستقل اور پنشن یافتہ ہے۔ اس پوسٹ پر سب اسسٹنٹ سرجن لیا جائیگا یا ایسا شخص جس نے سینٹری انسپکٹر کا کہیں کام کیا ہو۔ تنخواہ ۱۵۰-۵-۲۰۰ روپیہ - کرایہ مکان ۵۰ روپیہ۔ آمدورفت کا کرایہ سرکاری ہوگا۔ خواہشمند احباب بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں بمعہ نقول سارٹیفکیٹ جات تصدیق چال چلن سیکرٹری امور عامہ یا امیر جماعت مقامی کراکر دفتر ہذا میں بھجوادیں۔ درخواست کا سرنامہ چھوڑ دیا جائے۔ یہاں سے پُر کرکے درخواست کو منزل مقصود تک پہنچا دیا جائیگا۔ ناظر امور عامہ۔

گلدستہ مسکین ہمارے مکرم ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کے بھائی محمد عبدالرحمٰن کو کئی احباب جماعت جانتے ہیں۔ وہ نظم کا شوق رکھتے ہیں۔ حال میں آپنے اپنی نظموں کا مجموعہ حصہ اول شائع کیا ہے۔ مسکین آدمی ہیں۔ ۲/ کے ٹکٹ بھیجکر اس گلدستہ کو منگوانا ایک مہاجر کی امداد کا موجب ہے۔ پتہ:۔ محمد عبدالرحمٰن فرید آبادی محلہ دارالرحمت۔ قادیان

ولادت میاں امام الدین صاحب نقشہ نویس کے ہاں مورخہ ۲۴ اکتوبر ۲۶ء لڑکا پیدا ہوا۔ احباب دُعا فرمائیں۔ بابو صاحب موصوف اس خوشی میں چھ ماہ کیلئے کسی کے نام اخبار الفضل جاری کرواتے ہیں۔ خاکسار مرزا برکت علی از آبادان

معذرت صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نکلنے والے رسائل و اخبارات قادیان کی طبع و اشاعت کا کام خاکسار کے سپرد ہے۔ اور مطبع کا انتظام بھی۔ احمدیہ گزٹ۔ ریویو اُردو کی ایڈیٹری پہلے ہی میرے ذمے ہے۔ الفضل کے ایڈیٹوریل سٹاف میں بھی آجانے۔ تو وہ کام بھی مجھے ہی کرنا پڑتا ہے۔ پچھلے دنوں ڈیڑھ ماہ تک ایڈیٹر صاحب کی بیماری کی وجہ سے جو ذمہ داری میری بڑھ گئی تھی۔ اس میں میاں نذیر احمد صاحب جیسانی اسسٹنٹ ایڈیٹر کی امداد سے مجھے کچھ سہولت رہی۔ لیکن الفضل کا مرتب کرنا اکیلے میرے ذمے ہے۔ کیونکہ ایڈیٹر صاحب ہسپتال میں ہیں اور اسسٹنٹ رخصت پر۔ موجودہ حالات میں اس کثرت مشاغل کے ساتھ جبکہ کچھ دنوں کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کا کام بھی میں ہی کر رہا ہوں۔ اور بیمار بھی ہوں۔ میں معذور سمجھا جاؤں گا اگر الفضل میں کچھ کمی یا غلطیاں رہ جائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ - قادیان دار الامان - ۲۶ نومبر ۱۹۲۶ء

قادیان سے ایک انگریزی اخبار کا اجراء

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت نہ صرف ہندوستان میں بلکہ اس سے باہر بھی متعدد ممالک میں پھیلتی جاتی ہے۔ اور بڑھتی ہوئی ضروریات تبلیغی اس بات کی متقاضی ہیں کہ دار الامان سے ایک انگریزی اخبار جاری کیا جائے۔ جس سے اکناف عالم میں نہ صرف تبلیغی کام ہو سکے۔ بلکہ جو لوگ اسلام قبول کر لیں ان کو اس نظام کے ساتھ وابستہ رکھا جائے۔ جو خدا نے اس زمانہ میں وحدت اقوام کے لئے خلافت روحانیہ کی صورت میں قائم کیا ہے۔ انگلستان۔ نائجیریا اور امریکہ میں ہماری جماعتیں ہیں۔ ان کو دار الامان کے حالات و ہدایات سے مطلع کرنے کا ذریعہ انگریزی زبان ہی ہے۔ اور ان دُور دراز علاقوں کے رہنے والوں کا بھی حق ہے۔ کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے خطبات و ہدایات سے آگاہ ہوں۔ پھر دوسری اقوام عالم کو اس چشمۂ صافی کا حصہ ملنا چاہیئے۔ جو تشنہ کامان رُوحانیت کے لئے جاری ہے۔ یہ مسئلہ پچھلی مشاورت میں بھی پیش ہوا تھا۔ سو احباب کو بشارت ہو۔ کہ

"حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک پندرہ روزہ انگریزی اخبار کی منظوری دے دی ہے"

چنانچہ اس کا ڈیکلریشن ہو چکا ہے۔ اور عنقریب آپ اس کا پہلا پرچہ پڑھیں گے۔ سلسلہ احمدیہ کے نوجوان طلباء اور انگریزی خوان رفقاء کو اس کی اعانت کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ بنگال مدراس۔ بمبئی کے علاقے کے احمدیوں کو تو بہت ہی آسانی ہو جائیگی سو ضرور ہے کہ وہ اس کے لئے ابھی سے خریدار مہیا کرنے کی کوشش کریں۔

یہ اخبار اسلام کے متعلق غیر مذاہب والوں کو ہر قسم کی صحیح واقفیت بہم پہنچائے گا۔ اور ان کے سوالات کے جواب دے گا۔ اس اخبار کا ڈیکلریشن ہو چکا ہے مفصل کیفیت عنقریب شائع ہوگی۔

۱۱ نومبر کے دو منٹ

زمیندار نے ۱۱ نومبر کی دو منٹی خاموشی پر شور و غوغا مچا رکھا ہے۔ وہ ہمارا نام برطانیہ پرست باطل پرست رکھتا ہے اُسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنے نشانات صداقت عطا فرمائے ہیں کہ اگر وہ ہزاروں پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی صداقت ان سے ثابت ہو سکتی ہے۔ پس وہ کب تک انکار کرتا چلا جائے گا۔

یہ نشانات اسقدر زبردست ہیں کہ ان سے قوموں کے انقلابات وابستہ ہیں۔ اور وہ جڑ بنیاد سے ہلا دینے والے ہیں۔ اس لئے رہتی دنیا تک ان کا قیام ضروری ہے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ خود ہی بندوبست کر رہا ہے۔

دیکھیئے لیکھرام کا ہیبت ناک قتل۔ آریہ سماجیوں نے خود ہی یادگار کا دن مقرر کر دیا۔ اور ہر سال وہ یہ یادگار مناتے ہیں۔ اور اس وقت تمام دنیا میں ایک بار پھر وہ نشان لوگوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ اسی طرح جنگ عظیم ایک زلزلہ عظیم تھا۔ جس کا اثر تمام سلطنتوں پر پڑا۔ اس کی یادگار کا بھی ایک طریق قائم ہو گیا۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ لوگ ہر روز ہی کم از کم دو منٹ اس زلزلہ افگن نشان پر غور کریں۔ اور اس مامور پر ایمان لائیں۔ جس نے کئی سال پیشتر اس کا نقشہ کھینچ کر بتا دیا۔ ع

اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد

والی نظم پڑھیئے۔ لیکن اگر ہر روز نہیں۔ تو سال میں ایک بار ہی دو منٹ اپنی موجودہ حالت اور انقلاب زمانہ اور اس زلزلۃ الساعۃ پر غور کریں۔ پس ہمارا یہ غور و فکر کسی خوشامد کے لئے نہیں بلکہ یہ تو ہمارا مذہبی فرض ہے۔ اور احمدی جس قدر بھی اس میں دلچسپی لیں۔ ان کے لئے مناسب ہے۔

نامہ نگار اہل حدیث پہلے اپنا مذہب بتائے

اہل حدیث میں ایک نامہ نگار محمد حسین بریلوی نام لکھتا ہے کہ احمدی (حضرت) مرزا صاحب کا کوئی بڑے سے بڑا نشان بتائیں۔ میں اس کے مقابل میں بہاء اللہ (مرزا حسین علی صاحب) کا نشان پیش کر دوں گا۔

بہتر ہے۔ کہ اہل حدیث کا نمائندہ اپنی پوزیشن صاف کرے اور ہمیں بتائے کہ اس کا اپنا مذہب کیا ہے۔ تاکہ اہل حدیث کی غیرت دینی کا حال بھی پبلک پر کھل جائے۔ اور معلوم ہو کہ وہ کس شخص کو اپنے کندھے پر چڑھا کر اہل حق پر وار کرنا چاہتا ہے۔ کہیں اہل حدیث کا نمائندہ ان عقائد کا تو نہ ہو۔ کہ قرآن مجید کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ اور اب کتاب اقدس کا دور دورہ ہے۔ اور اسی پر عملدرآمد رکھنا چاہیئے۔ نیز اس طرح ہمیں جواب میں سہولت رہے گی۔ ہم اہل بہاء کے نقشہ روشی سے خوب آگاہ ہیں۔ اور ان کے ایچ پیچ خوب جانتے ہیں۔ اگر اہل بہاء کے لٹریچر سے یہ امر واضح ہو گیا۔ کہ پیشگوئی وغیرہ ان کے نزدیک نشان صداقت ہی نہیں۔ تو پھر مرزا حسین علی صاحب کی طرف ایسی پیشگوئیاں پیش کرنے کے کیا معنے۔ اور جو شخص خود ان پر ایمان نہیں لاتا۔ اسے دوسروں پر اس سے الزام دینے کا کیا حق ہے؟

آریہ سماجیوں کی طرف سے نئی شرارت

یہ گروہ دوسرے مذاہب والوں کی دل آزاری کے لئے نئے نئے طریق ایجاد کرتا رہتا ہے۔ حال میں آریہ مسافر آگرہ نے ایک مضمون انیسویں صدی کا مقدس رسول کے عنوان سے مندرجہ ذیل ژاژ خائی کی ہے:۔

"کفر و جہالت کی گھٹا کو راستی کی بجلی سے کافور کرنے والا۔ تنویر جہالت کو حقیقت حق سے منور کرنے والا۔ شمع حق کی قندیل سے تمام عالم کو فیضیاب کرنے والا۔ سردار مہرشی سوامی دیانند سرسوتی ہی تھا۔ ..... مذہب پرست اپنے مذہب میں تبدیلیاں کر رہے ہیں۔ یہ کس کی مہربانی ہے۔ انیسویں صدی کے مقدس رُسول کی۔ جس نے اپنی رسالت کے عہد میں پیغام خدائی ہر فرد و بشر تک پہنچایا۔ اور خود نمونہ بنکر دکھلایا۔ اور تمام عالم کو عامل بننے کی ہدایت سے سرفراز فرمایا۔ ..... موسیٰ۔ عیسےٰ۔ سلیمان۔ ابراہیم۔ یوسف اسحٰق۔ لوط اور داؤد وغیرہ نبی سب کے سب برائیوں سے لبریز تھے۔ اگر ایک شراب میں بدمست ہے۔ تو دوسرا عورتوں کا شائق ہے۔ ..... مگر ہمارا مقدس رسول ان برائیوں سے پاک اور مبرا۔ ہدایت اور روحانیت کا مجسمہ تھا۔"

جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی رسولوں کی بعثت کے قائل نہیں۔ باوجود اس کے اپنے لنگوٹ بند پیشوا کو مقدس رسول کے نام سے پیش کرنا محض مسلمانوں کے چڑانے اور دکھ دینے کے لئے ہے۔ پھر انبیاء عظام حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ کو برائیوں سے لبریز اور شراب میں بدمست۔ عورتوں کا شائق کہنا حد درجے کی سفاکی اور بے باکی ہے۔

کثرت ازدواج پر پرکاش کا اعتراض

اخبار پرکاش ایک سے زیادہ بیویاں کرنے پر اعتراض کرتا ہے اور مثال میں حضرت خلیفۃ المسیح کو پیش کرتا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ حضور کا نام لینے کی اس کو کیا ضرورت تھی پہلے وہ اپنے گھر کو تو صاف کرنے۔ اکثر مضمون نگاروں کو دیکھا جاتا ہے۔ کہ ان کے دل میں جب کوئی اعتراض آتا ہے۔ تو وہ اپنے آباء و اجداد میں سے کسی کا نام نہیں لیتے۔ اور اپنے مسلمہ پیشواؤں کو بھول جاتے ہیں۔ سری رام چندر جی اور سری کرشن جی مہاراج کے متعلق پہلے بتائیں۔ اور اگر کثرت ازدواج روحانیت کے خلاف ہے تو ان بزرگوں کی روحانیت کے متعلق اس کا کیا خیال ہے۔

اہلحدیث میں رسول اللہ پر اعتراض

اہل حدیث ایک استفسار کے جواب میں لکھتا ہے:۔ کہ رسول کریم نے فرمایا۔ ڈاڑھی بڑھاؤ۔ اور حضرت کا اپنا فعل ہے کہ ڈاڑھی کے ادگرد سے بڑھے ہوئے بال کٹا لیا کرتے تھے۔ پس ساری رکھنی مستحب ہے۔ اور ایک مشت کے برابر رکھ کر باقی کٹا لینا جائز۔ کیا اہل حدیث کا یہ مطلب ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مستحب پر عامل نہیں تھے۔ اور صرف "جائز" کی حد تک عملدرآمد تھا اہل حدیث کا یہ عقیدہ نہایت شرمناک ہے۔ کیوں نہیں یہ کہتا کہ اعفوا اللحیٰ حکم کو عملی صورت میں یوں دکھایا۔ ہمارا تو ایمان ہے کہ رسول کریم کا عمل اعلےٰ سے اعلےٰ بہتر سے بہتر بات پر تھا۔

درنجف کی شوخی و بے باکی

درنجف مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق کچھ شائع کر رہا ہے جو صرف پڑھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس مضمون کا عنوان اس نے ایک آیۃ قرآنی کو بگاڑ کر رکھا ہے۔ اور پھر اس آیت کے ایک لفظ کو ثناء اللہ نام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ایاللہ و آیاتہ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جب تک درنجف کو اسلام کا دعویٰ ہے۔ اسے زیبا نہیں۔ کہ وہ قرآن مجید کی آیات کو ایسے مذموم طریق پر استعمال کرے۔ جس کو ہم اشارتاً بھی الفضل کے ناظرین پر ظاہر نہیں کر سکتے۔

انیس ہزار میل کا سفر بائیسکل پر

ایک سویڈن کے نوجوان کا کارنامہ اخبارات میں چھپا ہے۔

"سویڈن کا ایک نوجوان مسمی برٹل ہلٹ ۱۹ ہزار میل کا سفر کر کے بائیسکل پر ہندوستان پہنچا ہے۔ دوران سفر میں ۲ مرتبہ جاسوس کے شبہ میں گرفتار کیا گیا۔ اس نے ۱۷ ملکوں کا سفر کیا ہے..... ہلٹ گذشتہ منگوار کی سہ پہر کو علی پور میں سویڈش سفارت گاہ میں پہنچا۔ ایک بستر اور کپڑوں کا بنڈل بائیسکل پر لدا ہوا تھا۔ اس کی عمر ۲۳ سال کی ہے۔ وہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو سٹاک ہالم سے روانہ ہوا تھا۔ اور امید کرتا ہے کہ ماہ اگست ۱۹۲۷ء میں سویڈن واپس پہنچے گا"

کیا ہمارے نوجوانوں میں سے کوئی نوجوان اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے یہ عزم کر سکتا ہے۔ کہ وہ بائیسکل پر کم از کم ہندوستان میں تبلیغی دورہ کرے۔ اور احمدیت کا پیغام مختلف علاقوں میں پہنچا دے۔

انگریزی اخبارات اور احمدیہ مسجد لنڈن

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر مذاق ہر طبقے کے انگریزی اخبارات نے احمدیہ مسجد لنڈن کا نہ صرف ذکر کیا ہے۔ بلکہ اپنی اپنی آراء بھی دی ہیں۔ جو بہ نظر غائر مطالعہ کئے جانے کے قابل ہیں۔ ان اخبارات میں دو کٹنگ سٹیٹسمین اور انگلشمین کلکتہ کے ہیں۔ جو مشہور اور وقیع اخبار ہیں۔

اخبار سٹیٹسمین اور اس کے لنڈنی نامہ نگار نے حضرت خلیفۃ المسیح کے پیغام کو مطالب کے لحاظ سے بے مثل قرار دیا ہے۔ اور اس کی فصاحت کی بھی از حد تعریف کی ہے۔ اور اس بات کا اقرار کیا ہے۔ کہ اس کی انگریزی مشہور و معروف تجربہ کار پنجابی پالیٹیشن کی انگریزی نثر کے ہم پلہ تھی۔ جس سے واضح ہے۔ کہ خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت ہر خصوص میں ایک امتیاز رکھتی ہے۔ اور نری ملاّ ہی نہیں ہے۔

دوم۔ انگلشمین نے ایک دو حقیقتیں واضح کی ہیں۔ جو قابل توجہ ناظرین ہیں۔ ایک تو یہ کہ سلطان ابن سعود کو غلط فہمی میں ڈالنے والے اغلباً وہ لوگ ہیں۔ جن کو پہلی مسجد بنانے کی کامیابی پر حسد ہوا۔ دوم یہ کہ لنڈن کی عامہ رائے اس مخالفت بلکہ بے تعلقی کو بھی قابل اعتراض خیال کرتی ہے۔ جو بعض لوگوں نے مسجد کے متعلق دکھائی ہے۔ اور شیخ عبد القادر صاحب اور ان کے رفقاء کی طرز کو پسند کیا ہے۔ اور پبلک پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ احمدی دوسرے مسلمانوں سے بڑھکر اسلام و قرآن کے شیدائی و فدائی ہیں۔ اور صرف ان کی وسعت قلبی اور رواداری ہی بعض متشددین کو پسند نہیں اسلئے وہ مخالفت کرتے ہیں۔

ترکی کی مذہبیت

وزیر عدلیہ نے آج اخبارات کے نمایندوں کو مطلع کر دیا ہے کہ آیندہ اجنبیوں کو مسلمان خواتین سے شادی کرنے کی اجازت ہوگی اس اعلان سے اس سلسلہ الحاد کی تکمیل ہو گئی ہے۔ جو آئین قرآن کو دبا دینے کے لئے جاری تھا۔

یہ تو ایکسچینج کا تار ہے۔ ایک اور نامہ نگار کی چٹھی کا اقتباس پڑھئیے:۔ جب میں یہاں آیا تھا۔ تو خواتین نقاب پوش تھیں اور آنکھوں کا نظر آنا بھی مشکل تھا۔ مگر آج وہ بالکل بے پردہ ہیں۔ اور وہ ایک مہذب ملک کی خواتین کی طرح ہونٹوں کو ارغوانی رنگ میں رنگتی ہیں۔ گالوں اور پلکوں میں رنگ آمیزی کرتی ہیں۔ بال کٹواتی ہیں۔ گردن کھلی رکھتی ہیں۔ یہ چست فراک پہنتی ہیں۔ گھٹنوں تک کے بڑے بڑے موزے استعمال کرتی ہیں۔ وہ علانیہ سگریٹ پیتی ہیں کھلے بند ہوٹلوں میں پہنچتی ہیں۔ رات رات بھر مجلس رقص گرم رکھتی ہیں۔ اور مردوں سے بے دھڑک باتیں کرتی رہتی ہیں۔

شذرات

(نوشتہ مفتی محمد صادق صاحب)

مدراس میں ایک صاحب رنگا سوامی آئر ہیں۔ انہوں نے مدراس میں ایک لیکچر دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یسوع مسیح دراصل ہندوستانی تھا۔ اس کا ہندی نام کیسوا کرشنا تھا۔ رنگ سیاہی مائل تھا پیشہ بڑھئی تھا۔ بارہ سال کی عمر میں ہندوستان سے یروشلم چلا گیا تھا۔ مسیح کا تعلق ہندوستان سے کچھ ایسا گہرا ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی خیال اس کے متعلق پیدا ہوتا ہی رہتا ہے۔ مسٹر آئر لکھتے ہیں۔ کہ میں پرانی کتب اور تصاویر کی بنا پر یہ کہتا ہوں۔ کہ یسوع مسیح ہندوستانی تھا۔ تبت کے لاما کہتے ہیں۔ کہ عیسیٰ مدتوں ہمارے پاس رہا۔ اور بدھ مذہب کی تعلیم حاصل کرتا رہا۔ سری نگر میں ایک قبر دکھائی جاتی ہے کہ یہ نبی عیسیٰ کی ہے۔ کچھ راز تو اس میں ضرور ہے۔ جو مسیح کا ایسا گہرا تعلق ہندوستان سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور اب مسیح کی دوبارہ آمد بھی ہندوستان میں ہوئی۔

(۲) مسٹر ہنری فورڈ جن کے امریکہ میں پچاس کارخانے ہیں۔ اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس کے کارخانے ہفتہ میں دو روز بند رہا کرینگے۔ اور کسی مزدور کو آٹھ گھنٹہ روزانہ کام کرنا پڑے گا ہر مزدور کی تنخواہ اٹھارہ روپے روزانہ ہوگی۔ فورڈ صاحب کہتے ہیں کہ ملک دولتمندی اور آبادی میں تب ہی ترقی کر سکتا ہے۔ جب کہ لوگوں کو زندگی کی خوشیاں حاصل کرنے کے واسطے زیادہ وقت دیا جائے۔

مشاہدات عرفانی
یا
لنڈنی چٹھی نمبر (۹)

لنڈن اور نیویارک کے درمیان ٹیلیفون

یہ ایک بدیہی صداقت ہے۔ کہ جس قدر سائنس اور علوم ترقی کرینگے اسی قدر قرآن کریم کی صداقت واضح ہوگی۔ قرآن کریم سے اس زمانہ کے متعلق جن پیشگوئیوں کی صراحت ہوتی ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل دنیا ایک شہر کی حیثیت پیدا کرلے گی۔ آمدرفت کے وسائل کی سہولت۔ تار کے اختراع نے اس کو بہت ہی صاف کر دیا ہے اور ٹیلیفون کو وسیع کیا جا رہا ہے۔ لاسلکی کا سلسلہ اس سال کے اختتام کے ساتھ نیویارک سے قائم ہو جائے گا۔ اور نیویارک اور لنڈن کے درمیان گفتگو کرنے کے لئے اس سے بھی کم وقت لگے گا۔ جو لنڈن اور مانچسٹر کے درمیان ٹیلیفون پر لگتا ہے۔ نیویارک سمندر پار تین ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ گذشتہ سال اس کا ابتدائی تجربہ ہوا تھا۔ لیکن اب یہ تجربہ قریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اس سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے تجارتی اغراض کیلئے ٹیلیفون کا عملی کاروبار شروع ہو جائے گا۔

اس ایجاد سے لنڈن اور نیویارک ایک ہو جائیں گے۔ ہم اس سے جو فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ مبلغین سلسلہ کا لنڈن اور نیویارک میں امور پیش آمدہ پر مشورہ اور ہدایات ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہوگی کہ بہت تھوڑے خرچ پر حضرت امام کی ہدایات لنڈن کے ذریعہ امریکہ کے مبلغین کو پہونچ جایا کریں گی۔ اس طرح پر لنڈن مشن کی اہمیت دن بدن بڑھ رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ ممالک غیر کے تبلیغی مشنوں کے لئے یہ ایک مرکزی مشن ہو جائے گا۔ اس لئے اس مشن کو مضبوط نہایت مفید اور کارآمد بنانے کے لئے جماعت کی بہت بڑی توجہ کی ضرورت ہے ان ممالک کے حسب حال لٹریچر مہیا کیا جاوے اور تبلیغی رسائل لکھ کر ملک میں پھیلائے جائیں۔ لنڈن مشن کی ضروریات کے لحاظ سے اس کا بجٹ اتنا کم اور غیر مکتفی ہے کہ مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ اس قدر تھوڑے خرچ پر اتنے بڑے کام کو کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال میں اس خبر کو محض اس لئے لکھ رہا ہوں۔ کہ یہ قرآن مجید کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صدق دعویٰ پر گواہ ہے

آسماں بارد نشان الوقت مے گوید زمین
ایں دو شاہد از پے تصدیق من استادہ اند

قرآن کریم کی ایک فتح عظیم

سائنس اور علوم کی دنیا میں بیٹھ کر قرآن مجید کی شان اور ہی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ جدید اکتشافات اس کی شان کو بڑھا رہے ہیں اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہ یورپ کو اسلام کے قریب نہیں بلکہ حلقہ اسلام میں لانے کا ایک ذریعہ ہوگا مگر اہل یورپ کی منزل کو قریب کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ قرآن مجید کو سائنس کی روشنی میں پیش کیا جاوے۔ اور جدید تحقیقات کو مدنظر رکھ کر ان کے لئے کتابیں لکھی جاویں۔ آج کل یہاں کے ایک بڑے سائنس دان سر آلور جارج نے ایک سلسلہ لیکچروں کا شروع کیا ہے۔ ایک لیکچر میں اس نے حیات بعد الموت کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اور وہ سائنٹفک اصولوں پر تسلیم کرتا ہے۔ کہ طبعی اور عنصری جسم کے ساتھ ہی انسان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کے بعد ایک زندگی ہے۔ وہ یہاں تک ہی نہیں کہتا بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ یہ مسئلہ جلد ہی ایسا بدیہی ہو جائے گا۔ کہ بچوں کو بطور کورس تعلیم پڑھایا جائے گا۔ جیسے وہ آج زمین کی گردش اور اس کی حرکت کے متعلق پڑھتے اور جانتے ہیں۔ اسی طرح حیات بعد الموت کے مسئلہ کو تسلیم کریں گے۔

مجھ کو سر آلور جارج کی تقریر پر تنقید کرنا مقصود نہیں۔ بلکہ مجھے صرف اس رَو کو دکھانا ہے جو آج یورپ میں چل رہی ہے اور یہ اسلام کے لئے راستہ صاف ہو رہا ہے۔ ایک طرف عیسائی مذہب کے معتقدات سے غیر مطمئن حالت کا پیدا ہونا۔ دوسری طرف سائنس اور ایجادات کے سلسلہ میں ان صداقتوں کا پیدا ہونا جو امی نبی (فداہ امی وابی) صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کے ریگستان میں کھڑے ہو کر تعلیم کی ہیں۔ یہ ایک اعجاز قرآنی ہے۔

ہمارے نوجوانوں کو ضرورت ہے۔ کہ وہ سائنس کے علمی اور عملی حصہ کی طرف توجہ کرتے ہوئے قرآن کریم کی صداقتوں کو مدنظر رکھیں۔ اس بارہ میں عزیز مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب نے ایک بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ قرآنی علوم پر سائنس کی روشنی میں نظر کرتے رہتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں جس قدر مضامین وہ لکھ چکے ہیں۔ وہ نہایت قابل قدر ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر کسی مستقبل قریب میں ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب انگلستان آئیں اور عملی لیکچروں کا سلسلہ شروع کریں۔ تو یہ اسلام کی بیش قرار خدمت ہوگی خدا تعالیٰ انہیں توفیق دے۔ اور دوسرے نوجوانوں کو انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

میں اپنے محدود تجربہ اور علم کی بناء پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یورپ کی اسلامی فتح کے لئے سائنس اور علوم جدیدہ کے ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ میری ہرگز یہ مراد نہیں۔ اسلام جدیدہ کے ماتحت نعوذ باللہ اسلامی تعلیم کو لایا جاوے یا علوم جدیدہ سے ڈر کر خود کوئی خیال پیدا کیا جاوے۔ جیسا کہ بعض لوگوں نے اس سے پہلے غلطی کھائی ہے۔ اور اسلام کو اس کے تابع کرنے کی نفرت انگیز کوشش کی۔ قرآن مجید کی تعلیمات صحیح اور علمی اصولوں پر مبنی ہیں۔ اس لئے کہ وہ علم و حکمت کے اصلی چشمہ سے نکلی ہیں۔ اور خالق الارض والسموٰت کا کلام ہیں پس سائنس اور علوم جدیدہ سے ڈر کر انہیں سجدہ نہ کرو۔ بلکہ قرآن مجید کی علمی اعجازی قوتوں کا مطالعہ کر کے اسے پیاسے یورپ کے سامنے پیش کرو۔

میں ان ارضی اور سفلی علوم سے تہیدست ہوں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت کے تاثیرات و برکات سے جو حصہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے دیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ اس کی مدد سے بڑے سے بڑے اہم مسئلہ پر مجھے گفتگو کرتے ہوئے خوف نہیں معلوم ہوتا ہے۔ میرے مکالمات جن میں سے بعض شائع بھی ہو چکے ہیں ظاہر ہے کہ بعض اوقات نہایت نازک مضمون آجاتا ہے۔ مگر میں اس کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے گذر جاتا ہوں۔

وہ لوگ جنہوں نے ان علوم کو پڑھا ہے۔ اگر وہ اپنے علم کی قوت کو قرآن مجید کے تابع کر کے کام لیں تو بہت کچھ مفید ہو سکتے ہیں۔ اس وقت یورپ اس چیز کے لئے بیتاب ہے اور اس میں تڑپ اور جوش پیدا ہو چکا ہے۔ اگر ہم نے اس وقت اس کی طرف توجہ نہ کی تو کامیابی دور ہو جائے گی۔ آج ہی میں نے یہاں کے ایک اخبار میں پڑھا ہے کہ وہ "اسرار کائنات" پر ایک سلسلہ مضامین چوٹی کے سائنس دانوں سے لکھوانا چاہتا ہے۔ اور یہ سلسلہ مضامین بہت جلد شروع ہوگا Uni verse یا کائنات کی طرف جس قدر اسلام نے توجہ کیا ہے۔ دوسرے مذاہب نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ خواہ وہ معروف الہامی مذاہب ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ قرآن کریم کے نزول اور اس کے اجراء و نفاذ کی وسعت عالمگیر اور ابدی تھی۔ اور اس سے پیشتر تمام شریعتیں اور نبوتیں آنی اور وقتی اور مختص القوم تھیں۔ اسی لحاظ سے اسلام جس کو قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔ وہ مسلم اور مومن کی توجہ اولاً بالذات Uni verse ہی کی طرف پھیرتا ہے۔ اور الٰہی مذہب کی شناخت کے لئے کائنات ہی کو پیش کرتا ہے۔ اس لئے کبھی وہ کہتا ہے۔ ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنہار (سورۃ بقرہ رکوع ۱۹) الآیۃ۔ اور کبھی سیروا فی الارض کی ہدایت کرتا ہے۔ اور کبھی دوسرے مشاہدات قدرت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور مقصد وحید ایک ہی ہے۔ کہ اسرار کائنات کے ذریعہ وہ اللہ تعالےٰ

پر اپنے ایمان اور اس کے وصول کے لئے اپنی عملی قوتوں کو مضبوط کر سکے۔ ان امور کی طرف۔ اس نے اس لئے توجہ دلائی۔ کہ وہ وقت آ رہا تھا۔ کہ جب اسرار کائنات ایک علمی اور عملی صورت میں منکشف ہونگے اور مذہب ربانی کی راہ میں علوم جدیدہ جاہلوں کے نقطہ نظر سے روک ہو جائیں گے۔ مگر اس وقت قرآنی علوم کی صداقت ایک قوت اور شوکت کے ساتھ ظاہر ہو گی۔ اس لئے یورپ اور مغرب میں اسلامی عقائد و خیالات کی فتح تم سے ایک علمی جہاد کا مطالبہ کرتی ہے اس علمی جہاد کی مہم کے لئے ہمارے کالجوں کے تعلیم یافتہ جنہوں نے سائنس اور دوسرے علوم جدیدہ کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ انہیں میری رائے میں صیغہ تالیف و تصنیف میں ایک شاخ خاص اس غرض کے لئے قائم کر دینا چاہیئے۔ جس میں مخصوص اسی رنگ میں علمائے کلمۃ الاسلام کے لئے رسالے لکھے جاویں۔

لنڈن کی برٹش مسلم سوسائٹی کی عید میلاد

الفضل کے قارئین کو تعجب ہو گا۔ کہ میں یہاں کی عید میلاد کا ذکر کر رہا ہوں۔ میں ذاتی طور پر عید میلاد کا مخالف ہوں۔ اس لئے کہ مسلمانوں کی عید کا دن یا تو جمعہ ہے اور یا عیدین ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند کرنا آپ کے اخلاق و شمائل آپ کی اعجازی قوتوں کا اظہار آپ کی تعلیم کا بیان مجھے بہت ہی محبوب ہیں۔ مگر عید میلاد کی بدعت کا میں مخالف ہوں غالباً ۱۹۰۹ء میں سید ممتاز علی صاحب مالک و ایڈیٹر تہذیب النسوان نے اس کا اجرا ہندوستان میں کرنا چاہا تھا۔ اور میں نے اس کی مخالفت اسی نقطہ خیال سے کی تھی۔ یہ تو عید میلاد کی تقریب کی خصوصیت میرے ساتھ ہے۔ یہاں آنے پر مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہ عید میلاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کے بعد ہی نہیں کسی دوسرے مہینے میں بھی منائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کو لنڈن کے ایک ریسٹارنٹ کو منائی جا رہی ہے۔ میں نے جب بعض لوگوں سے معلوم کرنا چاہا کہ کوئی انگریز اپنی سالگرہ کو اس طرح نہیں مناتا تو کیا یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی یوم ولادت کی توہین مقصود ہے۔ تو مجھے کہا گیا۔ کہ بعض مالی حالات اور دوسری وجوہات سے ایسا کر لیا گیا ہے۔ اور اس میں کوئی ہرج نہیں۔ بہرحال یہ ہندوستان کے مسلمان اس کو سمجھ لیں کہ کیا ایسا کرنا چاہیئے یا نہیں۔ اگر برٹش مسلم سوسائٹی کا یہی طرز عمل رہا۔ تو اگرچہ رمضان کے لئے ان میں عملی ترغیب پہلے ہی کم ہے۔ پھر ممکن ہے۔ کہ اس میں یہ خاص سہولتیں پیدا کرنے کی کوشش کی جاوے۔ میں یہ واقعہ محض اس مقصد سے لکھ رہا ہوں۔ کہ یورپ میں اشاعت اسلام کے سوال پر اس سے روشنی پڑتی ہے۔ اور ان مشکلات کا کسی قدر علم ہوتا ہے جو غیروں کی طرف سے نہیں بلکہ اپنوں کی طرف سے عملاً پیدا ہو جاتی ہیں۔ میں تو ایسے یوم میلاد کے ساتھ ہنسی سمجھتا ہوں۔ اللہ رحم کرے۔

ہماری مسجد کے برکات و ثمرات

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے مسجد کے برکات شروع ہو گئے ہیں۔ اور اس کی آبادی کی صورتیں پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ پچھلے جمعہ کو ایک خاصی تعداد موجود تھی۔ اور دوسرے ہی دن ایک شخص آکر بہت دیر تک درد صاحب سے گفتگو کرتا رہا۔ وہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کا ممبر ہے۔ اور آخر خدا کے فضل و کرم سے احمدی ہو گیا۔ اور عشا کی نماز اس نے مسجد میں پڑھی۔ ایک نو مسلم انگریز اذان دیتا اور تکبیر کہتا ہے۔ اور اس نے نماز یاد کر لی ہے۔ اس نو مسلم کو خدا تعالیٰ خاکسار عرفانی کے ذریعہ سلسلہ میں لایا۔ ہفتہ کے روز جو انگریز مسلمان احمدی ہوا۔ وہ براہ راست درد صاحب کی تبلیغ سے حق کو قبول کرنے والا ٹھیرا۔ درد صاحب بنفس نفیس انگریز نو مسلموں کی تعلیم میں مصروف ہیں۔ جمعہ کے دن اب بہت اچھی رونق ہوتی ہے۔

بعض اور نو مسلم جن میں برٹش مسلم سوسائٹی کے اسسٹنٹ سکرٹری اور ایک جاپانی طالب علم نو مسلم ہیں وہ دینیات کی تعلیم درد صاحب سے حاصل کر رہے ہیں۔ اور اس طرح پر گویا ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں دو جداگانہ تعلیمی جماعتیں کھل چکی ہیں۔ خاکسار عرفانی کے زیر تبلیغ بھی بعض وجود ہیں۔ خدا تعالےٰ چاہے تو انہیں اسلام میں لے آئے۔

غرض مسجد کے برکات کا اثر دن بدن بڑھ رہا ہے۔ لنڈن میں ہی نہیں باہر بھی۔ اگلے روز ایک مرد اور ایک عورت برشل سے مسجد کے دیکھنے کے لئے آئے اور تلاش میں ان کو کافی وقت لگا۔ مگر وہ محبت و اخلاص سے آئے اور محبت و اخلاص لے کر گئے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے چاہے گا۔ تو مسجد سے وابستہ بھی کر دے گا۔

نماز کی کتاب کی ضرورت

انگریزی میں جو نماز شائع ہوئی تھی۔ اس کی ایک بھی کاپی یہاں نہیں ہے۔ اور لوگ شوق سے اسے مانگتے ہیں۔ اس کے چھپوانے کے لئے ایک معقول رقم چاہیئے۔ اور وہ تبلیغ اور تعلیم کا بہترین ذریعہ ہے۔ اگر ایک سو دوست دو دو کاپیاں بھی لیکر یہاں بھیجدیں۔ تو دو سو کاپیاں آسکتی ہیں اور وہ صدقہ جاریہ کا کام دیں گی۔ جس قدر لوگ اس کتاب کو پڑھ کر نمازیں پڑھیں گے ان کی نمازوں کا ثواب ان دوستوں کو بھی ملے گا۔ میں اس کے لئے کسی روپیہ کی اپیل نہیں کرتا ہوں۔ کتابیں قادیان میں موجود ہیں وہاں سے خرید کر دفتر دعوت و تبلیغ کی معرفت بھجوا دیں۔ یہ بڑا نقص ہے۔ کہ لوگوں کو دینے کے لئے لٹریچر نہیں ہے۔ اور جس کی ضرورت ہے وہ قطعاً نہیں۔ یہ سچ ہے کہ کتابیں مفت نہیں دینی چاہیئیں لیکن بعض صورتوں میں اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اور نماز کی کتاب کی تو خصوصاً ضرورت ہے۔ اس کی طرف دوستوں کو جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ سب کو توفیق دے۔ آمین۔

مشہور ہوا باز سے مصافحہ کی قیمت

میں بعض واقعات اور حالات کو محض اس غرض سے لکھتا ہوں۔ کہ ہم اپنے مقصد عظیم کے لئے ہر موقعہ اور تقریب کو مدنظر رکھیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ میں بعض ملکوں کے بعض خصوصیات کا ذکر کرتا ہوں۔ تو اس لئے نہیں کہ وہ ہمارے معلم اور استاد ہوں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کے ہاتھ میں محض قشر ہے اور اصل مغز اسلام اور اس کی عملی تعلیم ہے۔ اور یہ ہمارا کام ہے۔ کہ ان کو حقیقت اور مغز سے واقف کریں۔ اس صراحت کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ بعض اوقات انسان ایک غلط نتیجہ پر پہونچ جاتا ہے۔ میں نے کسی گذشتہ چٹھی میں ذکر کیا تھا کہ Seven sisters cliff کے بچانے کے لئے ایک فنڈ کھولا گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں مشہور ہوا باز وہاں گیا۔ اور اس کی تقریب آمد پر پانچسو پونڈ جمع ہو گیا۔ ایک شخص نے تجویز کی کہ مشہور ہوا باز سر کوبہم ہر شخص سے جو چاہے مصافحہ کرے اور اس مصافحہ کی قیمت ۵ شلنگ مقرر کی گئی۔ ہوا باز فوراً طیار ہو گیا اور آن کی آن میں ایک خطیر رقم محض مصافحہ سے جمع ہو گئی۔

میں صرف اس روح کو لیتا ہوں۔ جو لوگوں میں اپنے کارگذاروں کی عزت پائی جاتی ہے۔ اور اس روح کو لیتا ہوں۔ جو قومی مفاد کے لئے اپنے جذبات کی قربانی کی ہے۔ ہندوستان میں سر آغا خان صاحب کے مصافحہ کی قیمت ہے۔ مگر اس مصافحہ سے جمع ہوا روپیہ ان کی ذات کے لئے ہے۔ اور سر کوبہم کے مصافحہ کا روپیہ پبلک کی ایک ضرورت کے لئے۔ جن لوگوں نے سر کوبہم سے مصافحہ کیا۔ ان کی غرض محض ایک تاریخی حیثیت ہے۔ کہ ہم نے اتنے بڑے ہوا باز سے مصافحہ کیا۔ لیکن اسلام جو روح پیدا کرنی چاہتا ہے۔ اس کی غرض اور مقصود انسان کو بہت اونچلے جاتا ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء سے مصافحہ کرنے والے عشاق کو دیکھا ہے۔ کہ وہ کس طرح تکالیف برداشت کر کے مصافحہ کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں کو بعض دفعہ سخت جھٹکا لگتا تھا۔ اور ایسا ہی حضور کے خلفاء کو بھی۔ مگر کبھی کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ گبھرایا ہو یا اکتایا ہو۔ اس مصافحہ اور کوبہم کے مصافحہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

ریویو آف ریلیجنز اردو

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے ایک اپیل کی تھی کہ اردو رسالہ ریویو کے خریدار بڑھائے جائیں۔ ہر ایک صاحب غور فرمائیں کہ انہوں نے اس اپیل کا کیا جواب دیا ہے اور آیا کم از کم ایک خریدار مہیا کر کے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں .... کہ احباب ضرور توجہ فرمائیں گے۔

مسجد احمدیہ لنڈن کا ذکر انگریزی اخبارات میں

سٹیٹسمین کلکتہ

لنڈن میں ہندوستانی معاملات'

نئی مسجد

(سٹیٹسمین کے نامہ نگار کی قلم سے)
لنڈن۔ مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

احمدیہ فرقہ پنجاب

ہم میں سے وہ لوگ جو کہ احمدیہ جماعت پنجاب کے اعتقادات سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں اور وہابیوں کے اعتقاد کا بھی علم رکھتے ہیں (جو عربی مسلمانوں کا سب سے متشددانہ اعتقاد رکھنے والا فرقہ ہے) سخت حیران ہوئے جب پہلے یہ سُنا۔ کہ ابن سعود (نیا وہابیوں کا سلطان مکہ و مقامات مقدسہ) نے اپنے دوسرے صاحبزادے امیر فیصل کو نامزد کیا۔ کہ وہ لنڈن کی سب سے پہلی مسجد (جو کہ احمدیہ فرقہ نے بنائی ہے) کے افتتاح کے موقع پر اس کی نمائندگی کرے ؛

ہماری توجہ اس طرف گئی۔ کہ ہم امیر کے اس فعل کو مذہبی وسعت قلبی پر محمول کریں۔ جو کہ اس کے لئے ضروری ہے بوجہ اس کی نئی پوزیشن کے۔ اور اس لئے کہ وہ اظہار کرے کہ مسلمانوں کی برداشت کی پالیسی کو عدم برداشت کی پالیسی پر اپنے دنیاوی حکام کے سامنے ترجیح دینی چاہیئے۔ بعض حالات میں مسلمانوں نے اپنے حکمرانوں کے خلاف سخت باغیانہ پالیسی اختیار کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آخری بیس سالوں میں اس کا اثر مسلمان لیڈروں پر پڑا ؛

احمدی مسلمان کچھ بھی نہیں ہیں۔ اگر وہ برٹش راج کے وفادار نہیں ہیں۔ اور اس کا یہی اثر ہے۔ کہ پچھلے اتوار مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر اس میں بہت کثرت سے لوگ شامل ہوئے۔ ظاہراً یہ دونو قیاسات ابن سعود کے فعل کے متعلق صحیح نہ تھے۔

جب کہ اس نے امیر فیصل کو لنڈن روانہ کیا۔ وہ بہت کم یا تھوڑا ہی چھ سات ملین احمدیوں کے مذہبی پوزیشن کا علم رکھتا تھا۔ جن کے ۱۹۰۸ء سے حیران کر دینے والے فروغ نے دنیا کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور حیران کر دیا ہے۔

احمدیوں کی وسعت قلب خواہ اس کو بذریعہ مصری اخبارات معلوم ہوئی ہے۔ یا بذریعہ ہندوستانی اخبارات بہر حال یہ احمدیوں کی رواداری کافی تھی۔ کہ اس کو طیار کرے کہ وہ اپنی ہدایات کو جو وہ پہلے افتتاح کے لئے اپنے لڑکے کو دے چکا تھا بذریعہ تار برقی منسوخ کر دے۔

سو آخری ایتوار کو بہت تکلیف اور ناامیدی ہوئی جبکہ وہابی شہزادہ موقع پر نہ پہنچا۔ اور افتتاحی رسم کی ادائگی شیخ عبدالقادر صاحب سابق پریذیڈنٹ پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے کی۔

عمارت مسجد

ویلنڈن میں نئی مسجد کی ایک چھوٹی سی عمارت نہایت خوبصورت متناسب ہے۔ اور سوائے گنبد کے جو کہ مغلوں کی عمارتوں کی طرز پر ہے۔ باقی مسجد ہمیں ایک چھوٹے ہندو معبد کی یاد دلاتی ہے۔ جو کہ ہندوستان کے کسی بڑے شہر میں ہوتا ہے۔ مسجد کے سامنے ایک چھوٹا سا گول تالاب وضو کرنے کے لئے ہے۔

اور اس کے قریب ہی بعض میوہ دار انگریزی درخت ہیں۔ جن کے گھنے پتوں کو دیکھکر وہی خیالات موجزن ہوتے ہیں۔ جو کہ ہندوستان کے چھوٹے مذہبی مندروں میں پیدا ہوتے ہیں جہاں کہ ایسے درخت پائے جاتے ہیں۔ اور جن میں ہندوستانی عابد عبادت کرنے میں بہت خوشی محسوس کرتا ہے۔

اس مسجد میں ٹرکی اور ہندوستان کی طرح کوئی کھلا صحن عبادت کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ تمام مسجد انگریزی طرز کے عبادتخانوں کی طرح چھت سے ڈھکی ہوئی ہے۔ عابدوں کا اور مسجد کا مُنہ جنوب مشرق کی طرف ہوتا ہے۔ جس طرف مکہ ہے۔ اگرچہ مجھے یہ بتایا گیا۔ کہ ہندوستانی مسجدوں کا مُنہ یروشلم کی طرف ہوتا ہے۔

ایتوار کے اجتماع میں بہت مشہور مشہور آدمی شامل تھے۔ جن میں راجہ بردوان۔ مہاراجہ برار اور سر مائیکل اوڈوائر بھی تھے۔ جو کہ امام مسجد کے ساتھ باتوں میں مشغول رہے۔

وہ مضمون جو بذریعہ تار قادیان پنجاب سے احمدی مذہب کے امام (خلیفۃ المسیح جو کہ ۱۹۲۴ء کی انٹرنیشنل ریلیجنز کانفرنس میں لنڈن میں آئے تھے) نے بھجوایا تھا۔ امام نے پڑھا۔ اور ایسی مذہبی رواداری کو ایسی فصیحانہ طرز پر ادا کیا گیا ہے جیسا کہ شائد ہی کبھی سُنا ہو۔ وہ مضمون اچھی انگریزی نثر میں لکھا ہوا تھا۔ کم از کم اس انگریزی نثر کے ہم پلہ تھا۔ جو کہ تجربہ کار پنجابی پالیٹیشن نے اپنے ایڈریس میں ظاہر کی۔

ایک بہت بڑی خواہش،

کم از کم یہ ممکن ہے کہ ناامیدی کی ایک وجہ جو پچھلے اتوار ہوئی۔ وہ منتظمین ہیں۔ جو ایک بہت بڑے وسیع پیمانے پر ایک بڑی مسلمانوں کی مسجد لنڈن میں بنانے کی ۱۹۱۱ء سے تحریک کر رہے ہیں۔ اس تحریک کے بانی مبانی اور روح رواں سر آغا خان مسٹر امیر علی سر محمد رفیق صاحبان وغیرہ جیسے مشہور لیڈر ہیں۔ جن کے ہاتھوں میں ابھی تک لڑائی سے پہلے کے جمع شدہ چندہ مسجد کے فنڈز ہیں اور جنھوں نے ابھی تک مسجد بنانے کی تجویز کو چھوڑا نہیں۔

ان کی منشاء و غرض یہ ہے کہ وہ اپنے مسلم برادرز پیرس کی مثال کی اقتدا کرتے ہوئے لنڈن کی کسی مرکزی جگہ میں ایک بہت بڑا معبد مسلمانوں کے مذہب کا بنائیں۔ جو کہ صحیح اور مناسب طور پر اسلام جیسے بہت بڑے دنیا کے مذہب کی شان کے مطابق اس کی نمائندگی کر سکے۔

یہ ایک قدرتی امر ہوگا۔ اگر ان بڑے خیال کے محرک اس چھوٹی سی مسجد کی شہرت اور اشاعت کو بُرا محسوس کریں۔

اغلباً سب سے اہم نظارہ ایتوار کو مسجد کی رسم افتتاح کے موقعہ پر وہ تھا جس نے انگلستان کے تمام مختلف مذاہب کے لوگوں میں ایسی دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ جو کہ پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔

مُسلمانوں کے اُصولوں اور تنظیم کے متعلق انگریزوں کی ناواقفیت حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ جیسا کہ اتوار کے دن کے واقع نے ظاہر کیا یہ ایک محسوس ہونے والی ناواقفیت ہے اور ایک ایسی ناواقفیت ہے۔ جو کہ علم کی بہت ہی احتیاج محسوس کر رہی ہے۔

انگلشمین کلکتہ

ہندوستانی معاملات انگلستان میں'

احمدی اور ابن سعود

سوتھ فیلڈ کی مسجد

ممانعت

مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

لنڈن میں جو پہلی مسجد بنائی گئی ہے۔ اس کی رسم افتتاح جیسا کہ تجویز کیا گیا تھا۔ اسی طرح نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ شہزادہ فیصل وائسرائے مکہ جو اس ملک میں صرف افتتاح کی غرض کے لئے آیا تھا ایسا کرنے سے اپنے باپ سلطان ابن سعود کے ذریعہ سے آخری وقت پر روک دیا گیا ہے۔

یہ ممانعت شہزادہ کی اپنی خواہشات کے بالکل خلاف ہے۔ اور کوئی پیغام زیادہ پُرزور نہیں ہو سکتا۔ بہ نسبت اس پیغام کے جو کہ

امام مسجد کو شہزادہ کے ہم سفر رفیق وزیر خارجیہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ تقریباً رسم افتتاح کے شروع ہونے سے آدھ گھنٹہ پہلے اس نے لکھا ؛

ممانعت کی وجوہات سرکاری طور پر بیان نہیں کی گئیں۔ لیکن گمان اغلب ہے۔ کہ وہابی بادشاہ شریر لوگوں کی شرارتوں سے مؤثر ہؤا ہے۔ وہ شریر لوگ جنھوں نے اس کے مذہبی جوش سے فائدہ اٹھا کر اس کو احمدیہ جماعت کے متعلق یہ شک ڈالدیا ہے۔ کہ وہ اسلامی فرقہ نہیں ہے۔ ایک لنڈن کے اخبار نے بغیر کسی قسم کے ارادہ کے ان شریروں کی امداد کی ہے۔ جبکہ اس نے احمدیہ وسعت قلبی کو بہت مبالغہ آمیز طرز سے بیان کیا ہے۔

مسلم اختلافات ،

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ احمدیوں کے لنڈن میں پہلی مسجد بنانے کی کامیابی پر بہت حسد پیدا ہوا۔ اور اس کے نتیجے میں یہ ہوا کہ وہابی بادشاہ پر دباؤ ڈالکر اس کو روک دیا گیا۔ کہ اس کا کوئی نمایندہ کسی طرح سے اس مسجد کا افتتاح نکرے۔

یہ قابل توجہ بات ہے کہ ووکنگ مسلم مشن کے سرپرست اپنے آپ کو بالکل احمدیہ جماعت سے بے تعلق ظاہر کرتے ہیں۔ اور اسکو یہ تفرقہ انداز فرقہ خیال کرتے ہیں۔ لیکن صحیح پوزیشن جو نوٹ کی گئی ہے۔ وہ خان بہادر شیخ عبدالقادر (جوکہ موجودہ اسمبلی لیگ آف نیشنز میں بطور ایک ہندوستانی نمایندہ کے داخل ہوئے ہیں) کی ہے۔ جنھوں نے باوجود ایک غیر احمدی ہونے کے مسجد کی رسم افتتاح کو ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک موقع پر انہوں نے احمدیوں کے ساتھ نماز ادا کی۔ اور احمدیوں اور دیگر مسلمانوں کی نماز میں بلحاظ ظاہر او رباطن کے کوئی اختلاف نہ دیکھا۔ ان کا بھی وہی قرآن ہے۔ جوکہ دوسرے مسلمانوں کا ہے۔ یہ بھی اسی طرح نبی کریمؐ کے فرمانبردار ہیں۔ جس طرح ایک سُنّی یا شیعہ۔ یہ تمام ضروری احکام اسلامیہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ مہاراجہ بردوان نے ایک

تقریر

مُبارکبادی

پر کی جس میں انہوں نے کہا۔ کہ یہ نئی مسجد اسلامی وسعت قلبی کی تصویر کا ایک حصہ خیال کی جائیگی ؛

"ڈیلی گزٹ"

لنڈن میں نئی مسجد ،
احمدی مسلمانوں کا مقام فخر
لنڈن میں سب سے پہلی مسجد

ڈیلی گزٹ اپنی اشاعت مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۲۶ء میں لکھتا ہے :-

اخبار ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار مقیم لنڈن لکھتا ہے۔ کہ مورخہ ۳ر اکتوبر کو ایتوار کے دن ظہر کے وقت سر عبدالقادر نے ایک مسجد کا افتتاح کیا۔ جوکہ جماعت احمدیہ نے میلروز سوتھ فیلڈ میں تعمیر کی ہے۔ یہ واقعہ عیسائیت کے علاوہ تمام مذہبی دنیا کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ مسجد وانڈزورتھ کے علاقہ میں پہلی عمارت ہے۔ جو لنڈن میں اسلامی عبادت کے لئے بنائی گئی ہے۔ ووکنگ میں بھی ایک مسجد ہے۔ جس کو ایک عرصہ ہوا۔ ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو۔ لیٹنر نے بنایا تھا۔ اور جوکہ ایشیائی علوم کی مختلف درس گاہوں کا ایک جزو تھی۔ نیز وہ ہندوستان سے چندہ جمع کرکے بنائی گئی تھی۔ جس میں نوجوان ہندو اور مسلمان لنڈن میں اپنی تعلیم کے حصول کے زمانہ میں اپنے اپنے مذاہب کی عبادت اور رسومات کو ادا کرسکتے تھے۔ صرف چند سالوں سے یہ مسجد جو لنڈن سے ۲۵ میل دور ہے۔ خالص اسلامی عبادتگاہ بنائی گئی ہے۔

شروع ۱۹۱۱ء میں اخبار ٹائمز کے کالموں میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ لنڈن میں ان مسلمانوں کے لئے جو یہاں رہتے ہیں۔ یا بغرض سیاحت آتے ہیں۔ ایک عبادت گاہ ہونی چاہیئے۔ نیز اس بات کا اعلان کیا گیا تھا کہ اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے ایک ذی اثر کمیٹی بنائی جائے۔ جو چندہ جمع کرے۔ مگر یہ تجویز اس سے زیادہ عملی جامہ نہ پہن سکی۔ کہ نماز جمعہ کے لئے ایک کمرہ کرایہ پر لے لیا جائے۔ یہ فرقہ احمدیہ کے لئے ہی مقدر تھا کہ وہ اس اہم ضرورت کو پورا کرے۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام (حضرت) خلیفۃ المسیح جب اپنے سکرٹریوں کے ساتھ کانفرنس مذاہب (جو دو سال ہوئے۔ امپیریل انسٹی ٹیوٹ میں منعقد ہوئی تھی) میں شامل ہونے کیلئے اس ملک میں تشریف لائے تھے تو انہوں نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ حضرت اقدس اسی سلسلہ کے دوسرے خلیفہ ہیں۔ جس کی بنیاد قادیان ملک پنجاب میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۹۰ء میں رکھی تھی۔ ان کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا تھا۔ جس کے آنے کی خبر انجیل اور بعض اسلامی کتب میں دیگئی تھی۔ نیز ان کا دعویٰ مہدی معہود ہونے کا تھا۔ جس کی بعثت کی پیشگوئی ہر ایک نبی نے کی تھی۔ موجودہ خلیفۃ المسیح جن کی عمر اس وقت ۳۸ سال کی ہے۔ اس سلسلہ کے بانی کی وفات پر ۱۹۰۸ء[1] میں اس منصب کے لئے منتخب ہوئے۔ ان کے متعلق یہ بات بھی بیان کی جاتی ہے کہ اس سلسلہ کا جس کے دس لاکھ افراد دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام کے ساتھ وہی تعلق ہے۔ جوکہ عیسائی مذہب کا اوائل میں یہودیت کے ساتھ تھا ؛

عمارت ،

یہ مسجد بلندی اور اسلامی سادہ طرز کی ہے۔ جو کنکریٹ اور فولادی کھمبوں سے بنائی گئی ہے۔ جس میں دو سو اشخاص کے عبادت بجالانے کی گنجائش ہے۔ جو اسلامی طریق پر ادا کی جائیگی۔ اور جس میں سجدہ کرنا بھی شامل ہے۔ اس کا ایک گنبد ہے۔ جس کے چار مینار ہیں۔ جیسا کہ اسلامی ممالک میں دستور ہے۔ یہ بلاناغہ اذان کے لئے استعمال کئے جائینگے ہر روز پانچ دفعہ مؤذن ان پر چڑھکر اللّٰہ اکبر۔ اشہدان لا الٰہ الا اللّٰہ حیّ علی الصلوٰۃ کی ندا بلند کریگا۔ صبح کے وقت اس میں یہ اضافہ کیا جائیگا۔ الصّلوٰۃ خیرٌ من النّوم۔ بڑے دروازہ پر عربی زبان میں ایک کتبہ لگا ہوا ہے۔ جس پر لا الٰہ الا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ کے الفاظ کندہ ہیں۔ اس کے نیچے فارسی زبان میں "امن است در محبت سرائے ما" کندہ ہے۔ جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ الفاظ سلسلہ کے بانی کو الہام کے ذریعہ بتلائے گئے تھے۔ مسجد کا رُخ جنوب مشرقی جانب یعنی مکہ کی طرف ہے۔ مسجد کے متعلق ایک اور چھوٹا سا کمرہ ہے۔ جو داخلے کے دروازے کے قریب ہے۔ جس میں نمازی جوتے اتار کر جائینگے نمازی (غالیچہ) پر کھڑے ہوتے ہیں۔ نیز اس میں ایک پانی کا حوض ہے جس سے وضو کیا جاتا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کا اجارہ دکٹوریا سٹریٹ والے میسرز ٹامس مانن اینڈ سن کے پاس تھا۔ اور اس کے صناع مسٹر اُولی فنٹ تھے ؛

امام مسجد

دو سال کا عرصہ ہوا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح اس ملک میں تشریف لائے تو انہوں نے احمدیہ مشن کا چارج مسٹر اے آر درد کے سپرد کیا۔ جو پہلے ان کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ اور اب وہ مسجد کے امام بن گئے ہیں۔ اسی احاطہ میں ایک اور مکان ہے۔ جس کو بطور لیکچر ہال اور مشن کے دفتر کے استعمال کیا جائیگا یہاں تقریباً سو کے قریب احمدی ہیں۔ جن میں سے اکثر یورپین ہیں۔ جو لنڈن اور اس کے گرد و نواح میں رہتے ہیں۔ مسٹر درد رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہینگے۔ یہاں پر باقاعدہ خطبہ جمعہ ہوا کریگا۔ اور حسب معمول اتوار کے روز لیکچروں کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔ متانت اور رواداری احمدی فرقہ کے عقائد خصوصیہ سے ہیں۔ حضرت اقدس کی خاص ہدایات کے ماتحت امام مسجد احمدیہ لنڈن اس بات کا انتظام کر رہے ہیں کہ غیر مسلم رہنماؤں کی طرف سے اپنے اپنے عقائد کے مطابق ایڈریس پڑھے جائیں۔ اور اس کیلئے عیسائی اور یہودی علماء کے نام دعوتی رقعے بھی بھیجے جا رہے ہیں ؛

---

[1] ۱۹۰۸ء نہیں بلکہ ۱۹۱۴ء

صوبہ بہار کے صدر مقام عظیم آباد پٹنہ میں ممبران وفد نمبر ۲ کی شاندار تقریریں

عظیم آباد پٹنہ میں چونکہ جماعت بہت مختصر ہے۔ اس لئے وہاں کے جلسہ کا انتظام بھی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مونگھیر کو کرنا پڑا۔ جلسہ گاہ کے لئے انجمن اسلامیہ ہال جو پٹنہ میں ایک ہی عظیم الشان پبلک ہال ہے مولوی غلام محمد صاحب وکیل ہائی کورٹ پٹنہ نے عطا فرمایا۔ وفد کے مونگھیر میں وارد ہونے کے بعد مشورہ کر کے پٹنہ کے جلسہ کے لئے اشتہارات اردو اور انگریزی مع پروگرام مونگھیر ہی میں طبع کرائے گئے۔ اور ۸ نومبر کو یہاں کی دوسرے دن کی تقریروں کے بعد رات ہی کو سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مونگھیر کو اشتہارات کے ساتھ پٹنہ روانہ کیا گیا۔ صبح پہنچ کر دیگر انتظامات مکمل کرلئے گئے۔ ۹ نومبر کو بعد دوپہر تین بجکر دس منٹ پر وفد کا ورود ہوا۔ اور پٹنہ جنکشن کے اسٹیشن پر احباب اور چند دیگر مسلمان اور ہندو معززین نے استقبال کیا۔ سید ارادت حسین صاحب اور دینی مونگھیری اور عبد الباسط صاحب بھاگلپوری بھی وفد کے ساتھ پٹنہ تشریف لائے۔ اور دوسرے دن کے جلسے سے پہلے مولوی حکیم خلیل احمد صاحب بھی پٹنے پہونچ گئے۔ خدا کے فضل سے ۹ نومبر کو وقت مقررہ پر ہمارے جلسہ کا افتتاح ہوا۔ تقریر شروع ہونیسے پہلے ہی جلسہ گاہ پُر ہو گیا تھا۔ جلسہ تلاوت قرآن مجید کے ساتھ بصدارت سید ارادت حسین صاحب اور دینی شروع کیا گیا۔ مولٰنا عبد الرحیم صاحب نیرؔ نے بزبان فصیح انگریزی "اسلام عالمگیر مذہب" پر نہایت دلچسپ اور معلومات سے پُر تقریر فرمائی۔ اور اسلام کو ہر رنگ میں عالمگیر مذہب ثابت کرتے ہوئے پنج ارکان اسلام کی فلاسفی اس احسن طریق پر بیان فرمائی کہ لوگ نہایت محظوظ ہوئے۔ اسکے بعد مولانا غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے بزبان اردو "اسلام صلح و آشتی کا مذہب" پر تقریر فرمائی جس میں جہاد کی حقیقت پر بھی کافی روشنی ڈالی گئی۔ آخر میں ایک مسلمان لا اسٹوڈنٹ اور ایک ہندو طالب علم کے چند سوالات کا جواب دیا گیا۔ حاضرین کی تعداد کا تخمینہ آجکے دن تقریباً بارہ تیرہ سو تھا۔ دوسرے دن کی کارروائی بھی خدا کے فضل سے عین وقت پر بصدارت مولوی حکیم خلیل احمد صاحب شروع ہوئی پہلی تقریر مولانا غلام احمد صاحب کی "اسلام زندہ مذہب" کے عنوان پر تھی۔ مولانا ممدوح نے دوران تقریر میں نہایت حسن و خوبی کے ساتھ اور لطیف پیرائے میں اسلام کی زندگی کا ثبوت دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات کو بھی پیش فرمایا۔ اسکے بعد مولانا نیرؔ صاحب نے تمہیدی تقریر کے بعد اپنے اشعار اور میجک لالٹین کیساتھ سلائڈس دکھاتے ہوئے افریقہ و یورپ۔ امریکہ و دیگر ممالک میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا ثبوت تصویری زبان میں پیش کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے سلسلۂ احمدیہ کی مبارک شبیہوں اور دارالامان کے مناظر کو پیش کر کے بتایا کہ جو کچھ آپنے اسلام کی تبلیغ کے حالات تصویروں میں دیکھے یا تقریروں میں سنے ہیں وہ سب انہی مبارک وجودوں کا فیض ہے اور اسی گاؤں سے نکل کر اللہ اکبر کی صدا تمام عالم میں پہنچائی جا رہی ہے۔ آجکے دن مجمع پہلے دن سے بھی زیادہ تھا۔ بعض حاضرین کی تعداد تقریباً سولہ سترہ سو تھی اور بہت سے لوگ دیواروں میں لگے ہوئے اور دروازوں پر کھڑے تھے ہمیں اسبات کی خوشی ہے اور اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتے ہیں۔ کہ محض اس کے فضل سے صوبہ بہار کے مرکز میں اسلام کی صداقت اور مسیح موعود علیہ السلام کا نام اور آپکے فیض سے جماعت احمدیہ کا کام امن اور کامیابی کے ساتھ اتنے بڑے مجمع کے اندر پہونچا دیا گیا۔ جس کے عمدہ نتایج انشاء اللہ تو جلد نکلینگے اور زیادہ خوشی اسبات کی ہے۔ کہ حاضرین میں زیادہ تعداد تعلیم یافتہ لوگوں کی تھی جن میں کالجوں کے طلباء کی کثرت کے علاوہ وکلاء۔ گریجوئیٹ اسکول کے ماسٹر کالج کے پروفیسر ہر مذہب ملت کے لوگ شامل تھے۔ ہندو برادران کی تعداد بھی کافی تھی ٭

ہمارے جلسہ کا عام اثر

کالج اور اسکول کے طلباء پر انگریزی و اردو تقریروں کا خاص اثر ہوا۔ ان کے علاوہ عام غیر احمدی حضرات نے بھی تقریروں کو پسند فرمایا اور جلسہ کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی جماعت فی زماننا اعلائے کلمۃ اللہ کی اہلیت رکھتی ہے اور تبلیغ کرتی ہے تو وہ یہی جماعت احمدیہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جتنی آوازیں اس جلسہ کے متعلق ہمارے کانوں میں پہنچی ہیں۔ وہ خوش کن اور عمدہ اثرات کی شہادت دینے والی ہیں۔ وفد کی جائے قیام پر جو گرینڈ ہوٹل میں تھا کئی غیر احمدی اور آریہ اور ہندو حضرات آ آ کر ملتے اور معلومات حاصل کرتے رہے۔ ایک عام چرچا احمدیت کا شہر میں پھیل گیا اور سوالات اٹھنے لگے ہیں کہ احمدیوں کو کیوں بُرا کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یقین ہے کہ عمدہ نتایج پیدا ہونگے

شکریہ

میں سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جس نے ہمیں اس جلسہ کے قیام کی توفیق عطا فرمائی۔ اور پھر محض اپنے فضل و کرم سے امید سے کہیں بڑھ کر کامیابی عطا فرمائی۔ اس کے بعد میں مولوی غلام محمد صاحب وکیل ہائیکورٹ سکرٹری انجمن اسلامیہ اور ان کے ذریعہ سے سارے ممبران انجمن مذکور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے جلسہ گاہ کے لئے اپنا عظیم الشان ہال عطا فرمایا اور دیگر انتظامات میں مدد فرمائی۔ پھر میں اپنے عزیز سید حسن سلمہ متعلم لا کالج کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنکی وجہ سے انتظامات جلسہ میں مجھے خاص مدد ملی اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد اس زمانہ کے مامور کو قبول کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آخر میں میں اپنے سارے احمدی عزیزوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے انتظامات جلسہ کو بحسن خوبی انجام دیا۔ اور جو کام جس کے سپرد کیا گیا۔ اس نے اس کو تندہی کے ساتھ سرانجام پہنچایا ٭ (عاجز ارادت حسین سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مونگھیر)

مونگھیر میں وفد نمبر (۱) کا ورود
اور
اسلام و احمدیت کی شاندار تبلیغ

جلسہ کے انعقاد کا اعلان بذریعہ نوٹس انگریزی اردو اور ہندی کے نیز بذریعہ دعوتی کارڈوں کے اچھی طرح کیا گیا۔ بیرونجات کے احمدیوں کو بھی بذریعہ ڈاک خبر دی گئی۔ مقام جلسہ ہر دو یوم یعنی ۷ و ۸ نومبر کیلئے ٹاؤن ہال مونگھیر جو اپنی وسعت و حسن و موقع کے لحاظ سے نہایت اچھی اور عالی عمارت ہے جو ہمیں جناب کلکٹر صاحب بہادر ضلع مونگھیر کی مہربانی سے بلا مقررہ چارج کے مل گیا تھا مقرر تھا۔ وفد کا ورود مونگھیر میں بتاریخ ۷ نومبر بوقت صبح دس بجے ہوا۔ اسٹیشن مونگھیر پر باضابطہ استقبال کیا گیا۔ حضرت مولانا عبد الماجد صاحب نیز دیگر چند احباب بھاگلپور وفد کے ساتھ مونگھیر تشریف لائے اور کچھ احباب بھاگلپور پھر شام کی ٹرین سے بھی آئے اور بیرونجات کے احمدی احباب بھی پہونچ گئے۔ پروگرام ہر دو یوم کی کارروائی کا طبع کرا کر پبلک میں تقسیم کیا گیا۔ خدا کے فضل سے ۷ نومبر کو ٹھیک سوا چھ بجے شام وقت مقررہ پر ہمارا جلسہ شروع ہوا۔ قبل افتتاح جلسہ کے کافی تعداد سامعین کی ہال میں جمع ہو چکی تھی اور تقریر شروع ہوتے ہوتے ہال بالکل معمور ہو گیا۔ مولانا عبد الرحیم صاحب نیرؔ نے بزبان فصیح انگریزی و مولانا غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے بزبان اردو "اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے" پر جداگانہ طرز بیان کے ساتھ نہایت دلچسپ و معلومات سے پُر تقریریں فرمائیں جن میں جہاد کی حقیقت پر بھی کافی روشنی ڈالی گئی۔ حاضرین کی تعداد کا تخمینہ آج کے دن تقریباً بارہ سو تھا۔ دوسرے یوم کی کارروائی بھی خدا کے فضل سے عین وقت پر سوا چھ بجے مطابق پروگرام کے بصدارت مولوی حکیم خلیل احمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مونگھیر شروع ہوئی۔ پہلی تقریر مولانا غلام احمد صاحب کی "اسلام زندہ مذہب" کے مضمون پر تھی۔ مولانا ممدوح نے دوران تقریر میں نہایت حسن و خوبی کیساتھ اور لطیف پیرائے میں باوضاحت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ثبوت کے ساتھ پیش فرمایا۔ اور یہ بتایا کہ حضرت مسیح موعود کا وجود اسلام کی زندگی کا بیّن ثبوت ہے۔ یہ تقریر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک ہوتی رہی۔ اس کے بعد مولانا نیرؔ صاحب نے تمہیدی تقریر کے بعد اپنے اشعار اور میجک لالٹین کے ساتھ سلائڈس دکھاتے ہوئے افریقہ و یورپ و امریکہ و دیگر ممالک میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمت کا زندہ ثبوت پیش کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے سلسلۂ احمدیہ کی مبارک شبیہوں کو پیش کرتے ہوئے احمدیت کی اچھی طرح تبلیغ کی۔ آج کے دن مجمع اس قدر تھا۔ کہ ہال کافی نہیں ہوا اور لوگ اشتیاق میں ہال کے باہر سائبانوں میں کثرت کے ساتھ کھڑے تھے۔ اور حاضرین کی تعداد تقریباً سولہ سو تھی۔ ہمیں اسبات کی خوشی ہے اور خداوند تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ ایسی کامیابی اور امن کے ساتھ اتنے بڑے مجمع میں ہمارا جلسہ ہوا اور ہم نے اسلام اور احمدیت کی کھلی تبلیغ کی اور زیادہ خوشی اس بات کی ہے۔ کہ حاضرین میں زیادہ تعداد تعلیم یافتہ لوگوں کی تھی۔ جن میں وکلاء۔ ڈاکٹران۔ اطباء۔ سرکاری افیسران۔ گریجوئیٹ اسکول کے ماسٹر اور کالج کے پروفیسر و طلباء۔ ہر مذہب ملت کے تعلیم یافتہ حضرات شامل تھے۔ جناب راجہ رگھو نندن پرشاد سنگھ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی جن کے والد راجہ کملیشری پرشاد سنگھ کا عطیہ ٹاؤن ہال مذکور ہے۔ وہ بھی پہلے دن کی تقریروں میں موجود تھے۔ اور عام طور پر برادران ہنود ہر دو یوم بکثرت شریک ہوئے ٭

ہمارے جلسہ کا عام اثر

معاندین ہماری اس کامیابی کو دیکھ کر مارے حسد کے سکوت میں ہیں۔ لیکن عموماً غیر احمدی حضرات ہمارے جلسہ کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ مجھے ایک غیر احمدی صاحب کا یہ فقرہ بہت پسند آیا۔ کہ احمدی فن تبلیغ کے موجد ان طبیب ہوتے ہیں۔ ہندو اور مسلمانوں نے ہماری تقریروں کو نہایت قدردانی کی نگاہ سے دیکھا۔ اور ہندوؤں پر یہ بات بھی واضح ہو گئی۔ کہ ہماری جماعت امن پسند ہے

اور امن کی تلقین کرتی ہے۔ بہتر سے بہتر نتائج کی امید ہے +

شکریہ

میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس نے ہمیں اس جلسہ کے قیام کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر محض اپنے فضل و کرم سے امید سے بڑھ کر کامیابی عطا فرمائی۔ اس کے بعد میں کلکٹر صاحب بہادر ضلع مونگھیر مسٹر ڈکسن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہمیں جلسہ کے لئے بلا مقررہ چارج کے ٹاؤن ہال عطا فرمایا۔ پھر میں راجہ رگھو نندن پرشاد سنگھ ام۔ ال۔ اے و راجہ دیو کی نندن پرشاد سنگھ ام۔ ال۔ سی کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ کہ جن کی وجہ سے انتظامات جلسہ میں بڑی آسانیاں ہوئیں اور سابق الذکر خود جلسہ میں اپنے عزیز وقت کی قربانی کر کے شریک بھی ہوئے۔ ثانی الذکر راجہ صاحب بھی شریک جلسہ ہونے والے تھے۔ مگر اپنی والدہ کی بیماری کی وجہ سے مجبور رہ گئے۔ پھر میں افسران پولیس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو جلسہ میں برابر موجود رہے اور امن قائم رکھا۔ اور آخر میں اپنے سارے احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے انتظامات جلسہ کو بحسن خوبی انجام دیا۔ اور جو کام جس کے سپرد کیا گیا۔ اس نے اس کو تندہی کے ساتھ سرانجام کو پہنچایا۔ پھر میں دونوں پریزیڈنٹ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے صدارت قبول فرما کر جلسہ کو بحسن خوبی اتمام کو پہنچایا۔ اور دونوں مقررین کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ہمارے شہر میں حق کا پیغام عمدگی کے ساتھ پہنچا دیا۔ آخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(عاجز وزارت حسین سکرٹری تبلیغ۔ جماعت احمدیہ مونگھیر)

کوئی دھوکہ نہ کھائے

ایک شخص جس کا نام بوٹا ہے۔ مگر اپنا نام جان محمد بتلاتا ہے۔ چیچک اور سانولا رنگ اور دونو آنکھوں سے نابینا ہے۔ مختلف مقامات پر اپنے آپ کو میرا حقیقی بھائی یا رشتہ میں بھائی بتلاتا پھرتا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا مجھے امرتسر سے اطلاع موصول ہوئی تھی جس کا میں نے بذریعہ خط جواب دیدیا تھا۔ اب جناب پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے جنید سے اس امر کی مجھے اطلاع دیکر جواب چاہا ہے۔ اس کے متعلق میں عام اعلان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس شخص سے میرا رشتہ داری کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ یہ میرے گاؤں بلانی کا باشندہ ہے اور چونکہ غربت اور فلاکت کی وجہ سے صدقہ و خیرات کے سوا اس کے گذارہ کی اور کوئی صورت نہ تھی جس کیلئے یہ بھیک مانگتا پھرتا ہے۔ اس لئے پندرہ سولہ سال سے کبھی مجھے اس کی شکل دیکھنے کا بھی اتفاق نہیں ہوا۔ تھوڑا عرصہ ہوا مجھے معلوم ہوا تھا کہ گاؤں میں آکر احمدیت کے خلاف سخت بدزبانی اور فحش کلامی کرتا رہا لیکن جلد ہی اللہ تعالےٰ نے اس کی شرارتوں کا ایسا بدلا دیا۔ کہ اس کے لئے گاؤں میں رہنا محال ہو گیا۔ اور اب مارا مارا پھر رہا ہے۔ پس کوئی شخص اس کے دھوکہ میں نہ آئے اس کا مجھ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے +

(خاکسار غلام نبی ایڈیٹر الفضل۔ رخصتی)

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

261

(اشتہارات)

قادیان میں چاہی اراضی رہن ملتی ہے

(۱) قادیان میں ایک چاہ جسکے ساتھ قریباً بیس گھماؤں زمین ہے اور جو مبلغ ۱۸ء فی گھماؤں پر سالانہ ٹھیکہ پر چڑھا ہوا ہے۔ چار ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے۔

(۲) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً ستائیس گھماؤں زمین ہے اور وہ عنہ فی گھماؤں ٹھیکہ پر ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار میں رہن ملتا ہے۔

(۳) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً بیس گھماؤں اعلیٰ زمین ہے۔ اور وہ ۲۵ء فی گھماؤں سالانہ ٹھیکہ پر ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے۔

سرکاری لگان جو قریباً دو روپے فی گھماؤں ہوگا بذمہ مرتہن ہوگا محفوظ تجارت میں روپیہ لگانے والے احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مرزا بشیر احمد قادیان ۱۵/۱۱/۲۶

تمام سرمہ فروشوں کو کھلا چیلنج

یہ امر تواب اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ کہ ہمارا موتی سرمہ (رجسٹرڈ) اکثرے ضعف بصر۔ دھند۔ جالا پھولا۔ پانی بہنا۔ خارش۔ رتوند۔ کوبانجنی۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ اگر آپ کو اپنی پیاری آنکھوں سے کچھ بھی محبت ہے جس کے بغیر دنیا اندھیر ہے۔ تو آپ کو آج ہی سے موتی سرمہ کا استعمال شروع کر دینا چاہئیے۔ جو نہ صرف آپ کی نور بصارت کو ہی ترقی دے گا۔ بلکہ جملہ امراض چشم سے آپ کی پیاری آنکھوں کو محفوظ رکھے گا۔ قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنہ۔

ہر ایک سرمہ فروش یہی کہتا ہے۔ کہ میرا سرمہ سب سے اعلیٰ ہے۔ جس سے ناظرین کو اصل و نقل میں تمیز کرنی بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ لہذا لوگوں کی تسلی کیلئے ہم ایک آسان راہ پیش کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ہر اشتہار میں نیا سارٹیفکٹ معہ تاریخ درج ہوگا۔ ہر اشتہار میں نیا سارٹیفکیٹ مہیا ہو جانا یہ خود ہی سرمہ کے بہتر ہونے کی کافی دلیل ہے یہ کل سرمہ فروشوں کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے۔ کہ وہ بھی ہر بار ہماری طرح سارٹیفکیٹ پبلک میں معہ تاریخ پیش کریں۔ لہذا اس سلسلہ میں یہ نمبر ا سارٹیفکیٹ درج ذیل ہے اگر کسی کو ہمت ہے۔ تو وہ بھی ہماری طرح ہر بار نیا سارٹیفکیٹ معہ تاریخ درج کرے۔ بدون تاریخ کے کوئی شہادت قابل قبولیت نہیں ہونی چاہیئے۔ اور یہ تاریخ بھی ۱۹۲۶ء کی ہو۔ ورنہ کوئی شہادت تازہ شہادت کہلانے کی مستحق نہ ہوگی۔ اور کوئی شہادت دوبارہ نہ چھپے گی۔ ورنہ یہ امر اس سرمہ کیلئے عدم قبولیت پر دلالت کریگا۔

میری عینک چھوٹ گئی جناب شفیع الدین صاحب متعلم اوورسیر کلاس جے بی کالج کیو دکھنے ۱۰ اگست ۱۹۲۶ء کو لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ قابل تعریف ہے۔ اس کے ذریعہ بندہ کی عینک چھوٹ گئی۔ اب میں بغیر عینک کے لکھتا پڑھتا ہوں۔

پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

برادران ذیل میں ہم تین قسم کی گھڑیاں پیش کرتے ہیں۔

ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ حتی الامکان درمیانہ میل عـ۲ کی طرف توجہ فرمائیں۔ یہ گھڑیاں قیمت کم ہونے کے باوجود بعض مشہور اور قیمتی گھڑیوں سے بہتر ہے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء پر یہی گھڑیاں عـ۲ ہم نے اکثر احباب کو اس مشورہ پر دیں۔ کہ بغیر کسی بے احتیاطی کے اگر خود بخود رک جائیں۔ تو ایک سال تک بلا معاوضہ اصلاح کے ہم ذمہ وار ہیں۔ اب ایک سال گذر رہا ہے۔ ہم خوشی کے ساتھ اظہار کرتے ہیں۔ اب تک ایک گھڑی کے بھی رکنے کی شکایت ہمارے پاس نہیں آئی۔ بس اس تحریر اور مشورے کے بعد احباب کو اختیار ہے۔ جو گھڑی چاہیں طلب فرمائیں ہم انشاء اللہ پوری احتیاط سے بھیجیں گے۔

نمبر ۱

ویسٹ اینڈ کمپنی کی مندرجہ ذیل گھڑیاں خاص طور پر عمدہ تسلیم کی جاتی ہیں۔ کمپیشن۔ پینیر۔ اسٹنڈرڈ سلیڈر۔ کیمپ سیک وغیرہ۔ ان گھڑیوں کے دو نرخ ہیں۔ کمیشن کے ساتھ اور بلا کمیشن۔ کمیشن میں گارنٹی نہیں پوری قیمت میں گارنٹی ہے۔ فہرست ہر جگہ مل جاتی ہے۔ دیکھ سکتے ہیں ویسٹ اینڈ کی گھڑیوں کے آرڈر کے ہمراہ کچھ رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔ ہر ایک گھڑی بھیجی جائے گی۔

نمبر ۲

نمبر (۱) گھڑی لیور رشین جولدار مضبوط ۸ عہ
نمبر (۲) لیور رشین موٹا شیشہ ۸ للعہ
نمبر (۳) چھوٹا سائز عمدہ فیشن ۱۱ عـ
نمبر (۴) ریڈیم فل جویل ۱۶ سائز ڈبل شیشہ } ۱۹ لعہ
نمبر (۵) کلائی کی لیور جو ناد رشین ۱۲ عـ
نمبر (۶) فل جویل موٹا شیشہ ۱۳ ریڈیم ۱۵
نمبر (۷) چاندی کیس ۱۵ ریڈیم ۱۶
نمبر (۸) الائن موٹا شیشہ مثل گولڈن اینی ۱۱
نمبر (۹) ریڈیم ۱۳
نمبر (۱۰) ٹائم پیس امریکن خورد للعہ کلاں الارم ۱۲ للعہ

نمبر ۳

گھڑی راسکوپ مشین نکل کیس
گھڑی راسکوپ پینٹ دو طرفہ
ریلوے مع سکنڈ ہینڈ
جنیوا اچال عمدہ قسم نکل ریڈیم
رسمام کیس سیپ کا
کلائی کی نکل کیس
کلائی کی سنہری چہرے ریڈیم
کلائی زنانہ سنہری چوڑی ستار ریڈیم
چاندی کیس بینا کاری چوڑی } لعہ
ٹائم پیس خورد
کلاں الارم للعہ

بجلی کا عجیب و غریب سامان:۔ مکان کے بندے قیمت مع بیٹری عـ قمیص کے بٹن عہ سے سر میں اور کپڑے میں لگانے کا گلاب نما پھول قیمت عہ۔ پاکٹ لیمپ مع بیٹری عہ و عـ رنگین عمدہ عـ۔

المشتہر:۔ حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یو۔ پی۔

احمدی اسپورٹس ورکس

آج کل عام طور پر سپورٹس کی دکانیں بدنام ہو گئی ہیں۔ کہ مال اچھا سپلائی نہیں کرتے۔ یہ بات ایک حد تک ٹھیک ہے۔ کیونکہ عام سپورٹس کی اشیاء فروخت کرنے والے اس کام کے اہل نہیں ہوتے۔ خریداروں بیچاروں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ہم اپنے احباب کرام کو خوشخبری دیتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے ہم خود سپورٹس کے کام میں ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کار ہیں۔ اور مینوفیکچررز ہیں۔ ملٹری افیسرز اور اسکول کے ہیڈ ماسٹروں کے بہت سے سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں۔ اگر ہاکی سٹک۔ ٹینس ریکٹ۔ کرکٹ بیٹ۔ فٹ بال وغیرہ کی ضرورت ہو۔ تو ہم سے منگا کر ملاحظہ کریں۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی ترغیب دیں۔ مال ہر طرح سے عمدہ اور بارعایت ہوگا۔ دوکانداروں سے خاص رعایت کی جاویگی۔ ایک دفعہ مال ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ کارڈ آنے پر پرائس لسٹ ارسال ہوگی۔

خط کا پتہ

ہیم اینڈ کو سیالکوٹ شہر

(اشتہارات)

تلاش رشتہ

میرے لڑکے عزیزی عاشق محمد کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے عزیز مندرجہ ذیل حالات میں ہے (۱) اس کی عمر چھبیس سال کی ہے۔ (۲) ابھی تک کنوارا ہے (۳) با روزگار گرداور قانونگوئی پر ہے۔ (۴) اس کے حصہ میں ۱۵ بیگھہ اراضی ہے۔ (۵) علاوہ اس کے چند ایک مکانات کا مالک ہے (۶) زندگی عام طور پر سادہ گذارتا ہے۔ رشتہ جو مطلوب ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل اوصاف ہونے چاہئیے۔ (۱) اس کی عمر بیس سال یا اس سے کم ہو (۲) کنوارا ہو۔ (۳) کچھ نہ کچھ حرف شناس ہو (۴) زندگی سادگی سے گذار سکے (۵) نیک اور حسین ہو۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب کو ترجیح دی جائیگی۔ (۱) طبقہ زمینداران میں سے ہو۔ (۲) قوم سیال میں سے ہو (۳) رہائش کنندہ اندرون کمشنری ملتان ہو۔ حاجتمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

پتہ

مہر محمد اعظم احمدی قوم سیال سرگانہ نمبردار موضع بگڑ سرگانہ ڈاکخانہ خاص کبیروالہ۔ ضلع ملتان۔

تجرید بخاری ہر دو حصہ مکمل
مترجم مجلد

کی نہایت خوشخط چند جلدیں کتاب گھر میں موجود ہیں۔ ضرورتمند احباب اس نادر تحفہ کو جلد منگالیں۔ قیمت آٹھ روپیہ۔

حمائل شریف بلا ترجمہ جیبی ولایتی کاغذ پر حجم نصف انچ وزن قریباً تین چھٹانک نہایت خوبصورت اور سنہری جلد ہے۔ قیمت صرف عہ روپے۔ احباب کے شوق اور ضرورت کی بناء پر منگائی گئی ہے۔ سفر و حضر کے لئے نہایت کارآمد ہے۔

کتاب گھر قادیان

آلات زراعت و دیگر مشینری

ہمارے شہرہ آفاق کماد پیڑنے کے بیلنے جات چارہ کترنے کی مشینیں آہنی رہٹ، ہلٹ، انگریزی ہل۔ خراس دبیل چکیاں۔ چاول، سیویاں، بادام روغن نکالنے کی مشینیں منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

ایم عبد الرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

ہندوستان کی خبریں

دہلی ۲۰ر نومبر۔ کل رات کو حکام دہلی نے بغیر کوئی ضرب لگائے اور بغیر گولی چلائے ایک ایسی صورت حالات کو بدل دیا۔ جو خطرناک کہی جا سکتی تھی۔ دہلی کے سکھ ہمیشہ بابا گورونانک کا یوم پیدائش مناتے رہے ہیں۔ اور اس موقعہ پر گورو گرنتھ صاحب کا جلوس نکالتے رہے ہیں۔ سکھوں نے بجائے برن بتیاں روڈ میں جانے کے براہ فتحپوری چاندنی چوک میں جانے کی کوشش کی۔ پولیس نے سکھوں کو ایسا کرنے سے روکا اور راستہ روک کر کھڑی ہو گئی۔ سکھوں کی ایک جماعت جلوس کے پیچھے زمین پر لیٹ گئی۔ تاکہ جلوس پیچھے نہ ہٹ سکے۔ اور جلوس کے آگے جو زبردست ہجوم تھا۔ اس نے کہا۔ کہ ہم ممنوعہ راستہ سے گذرینگے۔ خواہ ہمیں پولیس کی صف کو چیر کر ہی کیوں نہ گذرنا پڑے اور اس طرح ہم ستیہ گرہ کرینگے۔ شہر میں بہت جلد خوف و ہراس پیدا ہو گیا۔ اور کھاری باؤلی۔ چاندنی چوک و اجونن روڈ میں تمام دکانیں بند ہو گئیں۔ نیز چاندنی چوک اور فتحپوری کے مختلف حصوں میں مسلمانوں اور ہندوؤں کی ٹولیاں جمع ہو گئیں۔ لیکن خوش قسمتی کی بات یہ ہے۔ کہ جیسے جیسے رات زیادہ گذرتی گئی ہجوم کم ہو گیا۔ اس اثنا میں جلوس نے ایک سیاسی جلسہ کی شکل اختیار کر لی۔ اور راستہ میں بہت سے مقرروں نے تقریریں کیں۔ نیز آخر میں یہ قرار پایا۔ کہ جلوس پیچھے پاؤں گوردوارہ واپس چلا جائے اور پربندھک کمیٹی سے دہلی میں ستیہ گرہ کرنے کی اجازت طلب کی جائے۔ چنانچہ جلوس رات کے دو بجے بغیر کسی حادثہ کے گوردوارہ پہنچ گیا۔ اب شہر میں بالکل سکون ہے۔ اور کاروبار اعتدال پر آ گیا ہے۔

لاہور ۱۸ر نومبر۔ گذشتہ سال حسن ابدال میں افغانی ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے ڈاکہ ڈالا تھا۔ گورنمنٹ پنجاب نے اس کے بعد ہی تمام تھانوں میں ٹیلیفون لگا دیا۔ ٹیلیفون کا سلسلہ مکمل ہونے کے پہلے ہی دن ایک ڈاکہ کا پتہ چلا اور اگر ٹیلیفون سے کام نہ لیا جاتا۔ تو ڈاکوؤں کی گرفتاری مشکل تھی۔ ڈاکوؤں نے پولیس کو دیکھ کر فیر کیا اور بھاگ گئے۔ لیکن ایک ڈاکو بارہ گھنٹہ کے اندر ہی گرفتار کر لیا گیا۔ اور چند دن کے اندر باقی ڈاکو بھی گرفتار کر لئے گئے۔

لاہور ۱۹ر نومبر۔ حکومت پنجاب کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گورونانک کے احترام میں راولپنڈی میں جلوس نکلنے والا تھا۔ وہ امن و سکون کے ساتھ گذر گیا۔ البتہ جامع مسجد کے پاس چند مکانات سے چند پتھر پھینکے۔ جن سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا۔ پتھر پھینکنے کے الزام میں ۳۵ آدمی گرفتار کئے گئے بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ سب ادنیٰ جماعتوں کے غیر ذمہ دار ارکان تھے۔ اب راولپنڈی میں امن و سکون ہے۔

آریہ سماج لاہور کا جلسہ ۲۴ تا ۲۸ر نومبر ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ اس اطلاع کے سلسلہ میں حکومت ترکیہ نے بیس درجوں کی محفوظ فوج کے سپاہیوں کو فوراً بھرتی ہونے کی دعوت دی ہے "ڈیلی نیوز" لکھتا ہے۔ کہ ترکی کے یہ خطرات بظاہر سائنیور مسولینی کی تقریر پر مبنی معلوم ہوتے ہیں۔ جو اس نے یوم متارکہ کی تقریب پر کی تھی۔ ترکی نے سائنیور مسولینی کی تقریر کے متعلق سفارتی ذرائع سے سلسلہ جنبانی کی اور مسولینی سے پوچھا کہ آیا اس کی تقریر کی رپورٹ جو ترکی میں پہنچی ہے صحیح ہے یا نہیں۔

لنڈن ۱۸ر نومبر کے ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ریگا رقمطراز ہے۔ کہ لینن گراڈ کے اشتراکیین نے اپنے جلسوں میں یہ قرار دادیں منظور کی ہیں۔ کہ اگر تحریک مخالفین کے خلاف کشمکش جاری رہی اور جماعتی انحلال کی کوشش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو مخالفین کے سرگرم ارکان کو قید کرنا پڑے گا یا انہیں سائبیریا کی طرف جلاوطن کرنا ہوگا۔

بغداد ۱۸ر نومبر۔ جعفر پاشا جو لنڈن میں عراق کے سفیر تھے۔ آج بغداد پہنچ گئے۔ آپ نے قاہرہ سے ہوائی جہاز میں سفر کیا۔ اگرچہ جعفر پاشا تھکے ہوئے تھے۔ لیکن انہوں نے آتے ہی وزارت بنانے کا کام شروع کر دیا۔ غالباً ان کی کوششوں سے ایک مخلوط حکومت قائم ہو جائے گی۔

برلن ۱۹ر نومبر۔ اخبار زلی نے ٹیکاف کے جنوب میں ایک زبردست بغاوت کی تفصیلات شائع کی ہیں۔ جو بولشویکوں کے خلاف رونما ہوئی۔ اخبار کا بیان ہے۔ کہ پانسو اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ انیس کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ اور کئی ماسکو بھیج دیئے گئے ہیں۔ اور شروف سے جو تیس میل جانب جنوب واقع ہے۔ ٹیکاف میں بھی دو سو قیدی لائے گئے ہیں۔ بغاوت کا مرکز بظاہر بالٹی نوود ہے۔ جو ٹیکاف سے ستر میل جانب جنوب واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بالٹی نوود کا ضلع تمام و کمال باغیوں کے ہاتھ میں ہے۔ باغی زراعتی اور صنعتی قیمتوں کے تناسب پر مطمئن نہیں ہیں غالباً چند زار کے افسر بغاوت کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ سوویٹ حکومت وہاں کی سرخ پولیس فوج کی کمک کے لئے مزید فوج بھیج رہی ہے۔

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ ساؤتھ ویلز کی انجمن کانکنان کی اکثریت نے اور گلاسگو کی انجمن نمائندگان کی اکثریت نے حکومت کی تجاویز مفاہمت مسترد کر دی ہیں۔ حکومت اور کانکنوں کے درمیان مفاہمت کی جو توقعات پیدا ہوئی تھیں وہ چنداں بار آور ثابت نہیں ہوئیں۔

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قاہرہ رقمطراز ہے۔ کہ شاہ فواد نے ایک نہایت قابل قدر تقریر کے ذریعہ سے مصری پارلیمنٹ کا افتتاح کیا۔ اور فرمایا۔ تحسین آفریں کے درمیان فرمایا کہ مصر و انگلستان کے تعلقات نہایت دوستانہ ہیں اور باہمی اعتماد روز بروز بڑھ رہا ہے۔ زاغلول پاشا نے جو از سر نو صدر منتخب ہوئے ہیں قادر مطلق سے دعا کی کہ وہ پارلیمنٹ کو دستور ملکی

(منشی عبد الرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)